نمبر ۴ | مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۱ صفر المظفر ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

امسال پانچ خواتین نے پرائیویٹ طور پر مولوی کا امتحان دیا تھا۔ ان میں سے دو یعنی استانی میمونہ بیگم صاحبہ اور آمنہ بیگم صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب کامیاب ہوئیں۔ امۃ الحی صاحبہ زوجہ مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل زیر تجویز ہیں۔ اور سردار بیگم صاحبہ زوجہ سید محمد افضل صاحب کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان خواتین کی علمی ترقی انہیں مبارک کرے ٭

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ سے ۵ جولائی واپس تشریف لائے۔ اور ۷ جولائی مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ شیعوں سے مناظرہ کے لئے روانہ ہوئے ٭

۵ جولائی قاضی عبدالرحیم صاحب کی لڑکی امۃ العزیز صاحبہ اور میاں احمد دین صاحب زرگر کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ ان اصحاب نے اس موقعہ پر بعض بزرگان سلسلہ کو مدعو کیا جنہوں نے دعا کی ٭

افریقہ کے تاریک و تار علاقوں میں اسلام کی روشنی

احمدی مبلغ کی مخلصانہ مساعی

۲۴ مئی سالٹ پانڈ سے ۵۰ امیل کے فاصلے پر بدو فیڈ مو تک لاری میں سفر کیا۔ یہ گاؤں سالٹ پانڈ کے شمال کی طرف ہے۔ اور وہاں جاتے ہوئے راستہ میں کئی ایک ایسے گاؤں آتے ہیں جہاں احمدی جماعتیں ہیں سفر میں ہر مقام پر ٹھیرا۔ احباب سے ملاقات کی۔ ہر جگہ مسجد میں جا کر اسلام کی ترقی کے لئے درگاہ رب العالمین میں دعائیں کیں۔ تا اللہ تعالیٰ ان مساجد کو دین ابراہیمی کے پھیلانے کا موجب بناتے۔ اور اپنے اپنے رنگ میں دعائے خلیل سے بہرہ ور فرماتے۔

دوستوں کو اسلامی اخلاق کے متعلق نصائح کیں خصوصاً عورتوں کو عیسائیت کی اشاعت کا ایک لازمی نتیجہ اس ملک میں عیوب کی کثرت ہے۔ جب ان پڑھ اور سادہ لوح لوگوں کو قابل نفرین تصاویر اور عملی نمونہ کے ذریعہ سے یہ سمجھایا جائے۔ کہ چھاتی کے اکثر حصہ کو برہنہ رکھنا عورت کے مہذب ہونے کی نشانی ہے تو یہاں کی اخلاقیوں کی زیادتی کا اندازہ ناظرین بخوبی لگا سکتے ہیں احمدی خواتین کو بتلایا گیا کہ انہیں اپنے آپ کو مشرکین و نصاریٰ کی عورتوں سے

ممتاز کرنا چاہیئے - اسلامی روایات اور اخلاق کو اپنی اولاد میں رواج دینا قومی ترقی کے لئے از حد ضروری ہے - مردوں سے مصافحہ کرنے سے بھی منع کیا -

برو فیڈروے سے آگے دو میل پر فومینا علاقہ اشانٹی میں ہمارا مشہور سنٹر ہے - لیکن دونوں گاؤں کے درمیان ایک دشوار گذار پہاڑی ہے جسے خصوصاً آج کل کی بارش کے دنوں میں عبور کرنا خطرہ سے خالی نہیں - جگہ جگہ پاؤں پھسلتا ہے - اور خطرہ ہوتا ہے - کہ انسان کسی غار میں نہ جا پڑے - میں اس پہاڑی کو عبور کر کے بفضلہ فومینا پہنچا - یہاں سے ایک ٹوٹی پھوٹی سڑک کماسی تک جاتی ہے - سڑک کی خرابی اور پہاڑی کے خطرناک ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ اس راستہ سے جاتے ہوئے گھبراتے ہیں - مگر میں نے اس وقت تک جتنے سفر کماسی تک کئے ہیں - اسی راستہ سے کئے ہیں - تا خرچ میں کفایت رہے - اس طرح خرچ تقریباً ½ ہوتا ہے - میں فومینا سے ایک لاری میں بیٹھ کر کماسی کی طرف جو اشانٹی کا دار الحکومت ہے روانہ ہوا - راستہ کی جماعتوں سے ملاقات کر کے مالی خدمت کی طرف توجہ دلائی - کوکوفو ایک نہایت مشہور گاؤں ہے - پہلے زمانوں میں یہاں کثرت سے انسانی قربانی ہوتی تھی - اور سارے علاقہ میں اسے ایک خاص عظمت حاصل تھی - وہاں کا شاہی خاندان بھی نہایت با اثر ہے - ہمارا ایک مخلص احمدی محمد نامی یہاں رہتا ہے - یہ شخص اپنی حیثیت کے لحاظ سے اس قابل تھا - کہ شہر کا اوماحین (سردار) بنتا - مگر اس نے بعض مشرکانہ رسوم کی وجہ سے جو اوماحین کے لئے ضروری ہیں - اپنا حق ایک دوسرے شخص کو دیدیا -

میں ۲۵ مئی کی شام کو کماسی پہنچا - ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی - نہایت شریف آدمی ہے - کہنے لگا - کہ اس ملک کے لئے عیسائیت کی نسبت اسلام زیادہ موزوں مذہب ہے - یہ رائے کئی ایک معزز افسران کی ہے - اور یہ ایک اسلامی مبلغ کے لئے تازیانہ ہے - کہ وہ جلد اسلام پھیلانے کی کوشش کرے - اللہ - اللہ - خود عیسائی افسر اسلام کا مفید ہونا تسلیم کرتے ہیں -

اللھم صلی علی محمد و سلم - احباب سے خاص طور پر عرض ہے - کہ اپنی خاص دعاؤں میں اس براعظم کے تاریک علاقوں میں بسنے والے حضرت بلال کے بھائیوں کو ضرور یاد فرمایا کریں - ہمیں بعض اوقات مشکلات بھی پیش آتی ہیں - اور سخت پیش آتی ہیں - اور ہم اس قابل نہیں ہو سکتے - کہ اپنی مشکلات کو آپ کے سامنے پیش کر کے دعا کی امداد طلب کریں - ہمارے خط بھی تین چالیس روز کے بعد ہندوستان جا سکتے ہیں - لیکن اللہ تعالیٰ کا دربار ہمارے لئے کبھی بند نہیں ہوتا - ہماری زندگی اور موت اسی کے لئے ہے - وہی ہمارا سہارا اور جگہ ہے - نعم المولیٰ ونعم النصیر -

یہاں ایک سینما ہال کے مالک سے اجازت لی ہے اور ارادہ ہے - کہ ایک لیکچر اسلام کے متعلق دوں - اللہ تعالیٰ میرے علم میں ترقی دے - اور میری باتوں میں اثر ڈالے -

آج ایک بازار میں گزر رہا تھا - کہ ایک آدمی نے مجھے بلایا اور دو شلنگ دیئے - میں نے کہا - آپ مجھے کیوں یہ رقم دیتے ہیں - اس نے کہا - میں آپ کو نہیں جانتا - جونہی میں نے آپ کو دیکھا - خود میرے دل نے مجھے مجبور کیا - کہ میں آپ سے ملاقات کروں - میں نے کہا میں بھی آپ کو ایک تحفہ دیتا ہوں جسے کوئی چرا نہیں سکتا - کوئی دشمن اسے چھین نہیں سکتا - اور اس کی وجہ سے کسی کے دل میں حسد یا عناد پیدا نہیں ہو سکتا - یہاں بھی تمہارے کام آئیگا - اور جب دوسری دنیا میں جاؤ گے اس وقت بھی فائدہ دیگا - یہ کہکر ایک خدا کی عبادت کی تلقین کی اور اسلام کے اصول بتلائے - غریب آدمی ہے - اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے - اور ہدایت عطا فرمائے - والسلام

خاکسار نذیر احمد ۲۷ مئی ۱۹۳۰ء

الجماعۃ الاحمدیۃ فی البلاد العربیۃ

فلسطین میں نئے احمدی

برادرم شیخ صالح سکنہ کبابیر نے مجھے اپنے گاؤں میں چند دن قیام کرنے کے لئے دعوت دی جس پر وہاں گیا - اور سلسلہ کے متعلق گفتگو کے علاوہ قرآن مجید و احادیث کا درس بھی دیتا رہا - مندرجہ ذیل چودہ اشخاص سلسلہ میں داخل ہوئے -

(۱) الشیخ عبداللہ العودی (۲) الحاج یوسف العودی (۳) عبداللہ زیدان (۴) بہیجہ حسن عبدالقادر (۵) کامل حسن عبدالقادر (۶) السید محمد الحوی (۷) مصطفیٰ ابن محمد الحوی (۸) عبدالمالک بن محمد العودی (۹) محمد ابن الشیخ عبداللہ (۱۰) مصطفیٰ ابن الشیخ عبداللہ (۱۱) علی ابن محمد الحوی (۱۲) ہند زوجہ عبدالقادر (۱۳) عائشہ بنت الشیخ احمد (۱۴) زینب زوجہ حسن عبدالقادر

دمشق میں نئے احمدی

برادرم سید رشدی آفندی سیکرٹری جماعت احمدیہ حیفا پندرہ یوم کی رخصت لے کر شام گئے - اور اپنے دوستوں سے سید منیر الحصنی کی واقفیت کرائی - ایک احمدی دوست نے انہیں دعوت دی - اور پچاس کے قریب لوگ بلائے - برادرم منیر الحصنی اور رشدی آفندی نے لیکچر دیئے - اختتام اجتماع پر دس اشخاص نے اور اس کے بعد مختلف ایام میں تین اشخاص نے بیعت کی - اسماء حسب ذیل ہیں

(۱) سید یوسف البسطی (۲) محمود البسطی (۳) احمد البسطی (۴) عزت الصیرفی (۵) عبدالقادر الزربد (۶) محمود القبانی (۷) عزو الدسوقی (۸) مصطفیٰ معتوق (۹) خالد محمد سعید اللبانی (۱۰) وسیلہ بنت احمد حرم المرحوم باکیر البسطی (۱۱) خدیجہ حرم احمد البسطی (۱۲) عزہ الدرویش من حماہ (۱۳) محمد الدرویش سکنہ حماہ - اللہ تعالیٰ سب کو استقامت دے -

سودان سے

برادرم محمد عثمان سنی صاحب تحریر فرماتے ہیں - میں اپنے دوستوں کو لگاتار تبلیغ کر رہا ہوں - اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے - کہ ان میں سے چند اشخاص عنقریب سلسلہ میں داخل ہو جائیں گے - مصر میں بھی دو دوستوں کو قبولیت احمدیت کیلئے لکھنے والا ہوں - آخر جون کو ہمیں تین ماہ کی رخصتیں ہونگی - میں حتی الامکان تبلیغ میں کوتاہی نہیں کرونگا - آپ مجھے تحقیق الادیان اور ندا عام کی کاپیاں روانہ کریں - تا مدارس کے معلمین اور تعلیمیافتہ اشخاص کو بطور تحفہ پیش کروں -

مصر سے

برادرم عبدالحمید خورشید سیکرٹری جماعت احمدیہ لکھتے ہیں - ایک روز دو ازہری مولویوں سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی جس کے قریب ... اشخاص موجود تھے - جب انہیں میرے پیش کردہ دلائل کا جواب نہ آیا - تو حاضرین نے انہیں شرمندہ کیا - اور وہ میرے سامنے سے ایسے بھاگے جیسے ہرن شیر سے بھاگتا ہے -

خاکسار جلال الدین شمس احمدی از حیفا فلسطین - ۱۸ جون ۱۹۳۰ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخیریت شملہ پہنچ گئے

۴ جولائی بروز جمعہ حسب ذیل تار مولانا مولوی شیر علی صاحب کو شملہ سے پہنچا:

"حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام بخیریت پہنچ گئے ہیں"

شملہ میں ۴ جولائی ہندوستان کے مسلمان لیڈروں کا جو اجلاس سائمن رپورٹ پر بحث و تمحیص کے متعلق منعقد ہوا - اس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بھی شریک ہوئے - اور حضور نے تقریر بھی فرمائی -

گھیر ضلع گجرات میں مذہبی مسائل پر گفتگو

یکم جولائی کی رات کو موضع گھیر میں غیر احمدی علماء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر زبردست مناظرہ ہوا - جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے گجراتی مناظر تھے - اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین کولوتارڑوی - مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور الہامات پر تین گھنٹہ کی تقریر میں اعتراضات کئے -

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد ملک صاحب نے پیشگوئیوں اور الہامات پر زبردست روشنی ڈالی - ملک صاحب کی تقریر نہایت زبردست - پُر اثر اور عالمانہ تھی -

غیر احمدی پبلک اس بات کی خواہشمند تھی - کہ ابھی مناظرہ ہونا چاہیئے - لیکن مولوی محمد حسین صاحب نے مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا - جس سے غیر احمدی پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا - خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری تبلیغ گھیر ضلع گجرات

جنازہ غائب پڑھا جائے

میری بیوی کا ۱۰ جون انتقال ہو گیا - مرحومہ ایک دیندار اور مخلص احمدی تھی - ساس سسر جدا تھے یا غیر احمدی تھے - مرحومہ کا ایسے مقام میں انتقال ہوا جہاں کوئی احمدی موجود نہ تھا - یادگار صرف ایک دس ماہ کی بچی ہے - احباب مغفرت کے لئے اور بچی کی زندگی کے لئے دعا کریں - عبدالحلیم خان قصبہ پوروہ ضلع اناؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

سائمن رپورٹ کے متعلق ہندوؤں کا طریق عمل

سائمن کمیشن نے چونکہ مسلمانوں کے مطالبات سے بڑی حد تک بے اعتنائی کا سلوک کیا ہے۔ اس لئے اس کی سفارشات کی اشاعت پر ہندوؤں نے مسلمانوں کو کانگرس میں شریک کر لینے کا بہترین موقعہ سمجھا۔ اور پورے زور کے ساتھ یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ کمیشن نے مسلمانوں کو بھی کچھ نہیں دیا۔ ان کے حقوق کے متعلق بھی شدید بے انصافی کی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس قسم کے بیانات سے یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ مسلمانوں کے متعلق کمیشن کی سفارشات اس قدر ناکافی ہیں۔ کہ ہندوؤں نے بھی انہیں فضول قرار دیا۔ لیکن جب اس قسم کے بیانات سے انہیں اپنا مقصد پورا ہوتا نظر نہ آیا۔ اور مسلمانوں نے کانگرس کی طرف التفات نہ کیا۔ تو جھٹ ان کی رائے بدل گئی۔ اور وہی لوگ اب یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ کمیشن نے مسلمانوں کے سارے مطالبات منظور کر لئے۔ سب کچھ مسلمانوں کو دیدیا۔ اور ہندوؤں کو ان کا غلام بنا دیا ہے۔

یہ اتنا جلدی اور ایسا صاف تغیر جس کا ثبوت ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ جو بغیر حقوق کا تصفیہ کئے کانگرس میں شریک ہونا چاہتے ہیں سفارشات شائع کرتے وقت ایک ہندو اخبار کو ان کا بہترین عنوان یہ نظر آیا تھا۔ کہ "مسلمانوں اور سکھوں کے مطالبات ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے گئے"۔ لیکن اب وہی اخبار یہ شور مچا رہا ہے۔ کہ "مسلمانوں کو ان کے مطالبات سے بھی بڑھ کر حقوق دے دیئے گئے ہیں"۔ اسی طرح اخبار "ملاپ" جس نے پہلے لکھا تھا۔ "مسلمانوں کو کچھ نہیں دیا گیا" (ملاپ ۲۶ جون) وہی اب یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "سائمن کمیشن نے مسلمانوں کے بہت سے مطالبات منظور کر لئے ہیں"۔ (ملاپ ۲ جولائی) ایسے اخبارات نے اتنے بڑے تغیر کی وجہ صرف یہ پیش کر دینی کافی سمجھی ہے۔ کہ اب "سائمن رپورٹ کو زیادہ توجہ سے پڑھا ہے"۔

یہ ہے ان لوگوں کی ذہنیت۔ جن کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے صرف منہ سے یہ کہدینے پر کہ سوراجیہ ملنے کے بعد مسلمانوں کو راضی کیا جائے گا۔ جو وہ چاہیں گے۔ انہیں دیدیا جائیگا۔ مسلمان ان پر اعتماد کر لیں۔ اور پھر ہندو جس گھاٹ انہیں اتارنا چاہیں۔ بلاچون و چرا اتر جائیں۔ جو لوگ گرگٹ سے بھی زیادہ جلدی رنگ بدلنے میں مشاق ہوں۔ جنہیں اپنی معمولی سی بات کے بالکل خلاف کہنے پر ذرا بھی ندامت محسوس نہ ہو۔ اور جو اپنے قول سے پھرنے کے لئے صرف یہ کہدینا کافی سمجھتے ہوں۔ کہ اب "زیادہ توجہ" سے کام لیا گیا ہے۔ بھلا ان پر حکومت سے تعلق رکھنے والے حقوق اور مطالبات کے بارے میں کیا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

افسوس ہے۔ ان لوگوں پر جو ہندوؤں کی اس قسم کی ذہنیت سے واقف ہوتے ہوئے ان کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یاد رکھئے۔ ہندو نے اپنے پاس سے کچھ دینا تو الگ رہا۔ دوسرے کا غصب کردہ حق دینا بھی نہیں سیکھا۔ وہ لینا ہی جانتا ہے اس لئے جب تک اس سے بالکل واضح فیصلہ نہ ہو جائے۔ اور پھر اس فیصلہ کو نافذ کرانے کے لئے مسلمانوں میں ہمت اور طاقت نہ ہو۔ اس وقت تک ہندوؤں کے وعدوں پر اعتماد کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ مسلمانوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔

شادی کے متعلق اسلامی حکم کی حکمت

اسلام کے چھوٹے سے چھوٹے حکم میں جس قدر حق و حکمت پائی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ مخالفین اسلام بھی اس وقت نہایت آسانی کے ساتھ لگا سکتے ہیں۔ جب دنیا اپنے نقصان رساں اور تباہ کن تجربوں کے بعد کسی اسلامی حکم کے فوائد کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

اسلام نے مرد و عورت کی شادی کے لئے یہ ضروری رکھا ہے۔ کہ عورت کی طرف سے اس کا سب سے قریبی رشتہ دار معاملات شادی کا تصفیہ کرے۔ کیونکہ عورت اپنے حالات کے ماتحت اور دنیاوی معاملات کا کم تجربہ رکھنے کے باعث اس بات کی محتاج ہے۔ کہ ایک ایسا امر جس پر اس کی آئندہ زندگی کا دار و مدار ہے۔ اس کے تصفیہ میں اس کا سب سے بڑا خیرخواہ اس کی امداد کرے۔

آج کل بے جا آزادی کی رو میں بہتی ہوئی یورپین اقوام اور ان کی ہر بری بھلی بات سے متاثر ہونیوالی دوسری اقوام ایسے عورت کی آزادی پر ناروا پابندی قرار دیتی اور یہ کہتی ہیں۔ کہ عورت کو خاوند تلاش کرنے اور اس سے معاملات کا تصفیہ کرنے کی پوری پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ اور کسی کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ایسے خیالات کے ماتحت ان اقوام کی نوجوان اور نا کتخدا لڑکیاں عموماً اپنے آپ شادیاں کر لیتی ہیں۔ اور اس قسم کی شادیوں کو محبت کی شادیاں قرار دے کر بہترین شادیاں کہا جاتا ہے۔ لیکن اب اس قسم کی شادیوں کے نقائص اور خرابیاں اس قدر واضح ہو چکی ہیں۔ کہ یورپ کے مدبرین ان کے خلاف پر زور آواز اٹھا رہے ہیں۔ چنانچہ جرمنی کا ایک مشہور "ماہر طب" اپنے ایک طویل مضمون میں جو ایسی شادیوں کے خلاف ہے۔ لکھتا ہے۔

"ایک دوسرے سے عشق پیدا ہو جانے کے بعد جو شادیاں ہوتی ہیں۔ ان سے سخت نقصان ہوتا ہے۔ لوگ جوش شباب اور خواہشات نفسانی میں غرق ہو کر عیوب و محاسن کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ نہ ان کی زندگی خوشگوار رہتی ہے۔ اور نہ اولاد ہی اچھی پیدا ہوتی ہے"۔

(ہمت ۲۷ جون)

یہی وہ نقائص ہیں۔ جن کے ازالہ کے لئے اسلام نے شادی کے متعلق عورت کی طرف سے ولی کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ ان خواہشات کے زیر اثر نہیں ہوتا۔ جو نوجوانی کا تقاضا ہوتی ہیں۔ اور وہ اونچ نیچ پر عمدگی کے ساتھ غور کر سکتا ہے۔

کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسلام نے عورت کے لئے ولی کا ہونا ضروری قرار دیکر اس کی جائز آزادی پر کسی قسم کی پابندی عائد کی ہے بے شک ولی کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ولی لڑکی کے منشاء کا لحاظ رکھے۔ اور اگر لڑکی دیکھے۔ کہ اس کے حقوق اور مفاد کے خلاف کوئی تصفیہ کیا جا رہا ہے۔ تو اسلام نے اسے اجازت دی ہے۔ کہ وہ انکار کر دے۔

پس ولی مقرر کر کے جہاں اسلام نے لڑکی کے حقوق کی حفاظت کا انتظام کر دیا۔ وہاں اس پر کوئی ناروا پابندی بھی عائد نہیں کی۔ بلکہ شادی کو آرام دہ اور مفید بنانے کا یہی بہترین طریق ہے۔

ایک مشہور ڈاکو کا عدم تشدد

گاندھی جی اور ان کے پیرووں نے عدم تشدد کی جو تعریف ایجاد کی ہے۔ وہ اس قدر خطرناک ہے۔ کہ اگر گورنمنٹ کے علاوہ آپس میں بھی اس پر عمل کیا جائے۔ تو ملک فتنہ و فساد۔ تباہی و بربادی اور لوٹ مار کا آماجگاہ بن جائے۔

حال میں ایک مشہور ڈاکو "نانا فراری" جس نے اپنے آپ کو "مہاتما گاندھی کا چیلا" بنایا۔ اپنے گروہ کے بتائے ہوئے "عدم تشدد" کا جو مظاہرہ کیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ علاقہ ناسک میں اس نے ایک مارواڑی کے گھر پر حملہ کیا۔ دیہاتیوں نے پولیس پٹیل کی زیر قیادت ڈاکو اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کیا۔ مگر وہ ناکام رہے۔ اس حملہ کے متعلق اخبارات میں جو حالات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ

"نانا مذکور بلا ریب ہر ایک چیز کو جس پر اس کا ہاتھ پہنچ سکا۔ لے گیا۔ اپنے تختہ مشق مظلوموں کے ساتھ اس کا رویہ غیر متشددانہ تھا۔ جلدی میں بھاگتے ہوئے پولیس کے پٹیل کو متنبہ کرتا گیا۔ کہ میں تم سے اپنے ساتھ عدم تعاون کرنے کا کئی سال تک انتقام لیتا رہونگا۔ یاد رکھو۔ میں مہاتما گاندھی کا چیلا ہوں۔ اپنے ان الفاظ کی پابندی اور تعمیل کرنے کے لئے وہ دوبارہ اسی جگہ نصف رات گذرنے کے بعد آ نمودار ہوا۔ اور آتے ہی پٹیل کے گھر کو آگ لگا دی" (سیاست ۲۶ جون)

گاندھی جی کے جاری کردہ عدم تشدد کی یہ ہے صحیح تصویر۔ جو اس واقعہ میں نظر آ رہی ہے۔ اس میں کسی کی جان نہیں لی گئی۔ صرف ہر ایک چیز جس پر ہاتھ پہنچ سکا۔ لے لی گئی۔ اور جبکہ سرکاری ذخائر نمک پر حملہ آور ہو کر نمک اٹھا لینا تشدد نہیں۔ تو کسی مارواڑی کے گھر میں گھس کر ہر ایک چیز اٹھا لینا کیونکر تشدد کہلا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اسے خاص طور پر "غیر متشددانہ" بتایا گیا ہے۔ اور کیوں نہ بتایا جاتا۔ جبکہ اس واقعہ کے ہیرو نے اپنے آپ کو "مہاتما گاندھی کا چیلا" نہ صرف زبان سے بلکہ عمل سے ثابت کیا۔

اب غور کرو۔ اگر یہی "عدم تشدد" وسعت اختیار کرے۔ اور گاندھی جی کے اسی قسم کے چیلے اور بھی پیدا ہو جائیں۔ تو ملک کی کیا حالت ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ جس طرح زہر کا نام تریاق رکھ دینے سے زہر اپنے اثرات ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تشدد کا نام عدم تشدد رکھ لینے سے تشدد کی تباہ کاریوں سے نجات نہیں مل سکتی۔ اور اگر اس تحریک کو روک نہ دیا گیا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملک نہایت بدامنی اور فساد میں مبتلا ہو جائیگا

سرحدی ڈاکوؤں کا ہندوؤں پر حملہ

پچھلے دنوں سرحد کے ایک گاؤں اکبرپورہ میں جو ڈاکہ پڑا۔ اس کے متعلق ہندو اخبارات میں بے حد چیخ و پکار شروع کر رہی ہے۔ اور گورنمنٹ کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ اس نے ڈاکوؤں سے ہندوؤں کی حفاظت کے متعلق کوئی انتظام نہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی شکوہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ڈاکوؤں نے صرف ہندوؤں کو لوٹا مسلمانوں کی کسی چیز کو ہاتھ نہ لگایا۔

معلوم نہیں۔ وہ لوگ کس منہ سے گورنمنٹ پر حفاظت نہ کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کو الٹ دینے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ اور جنہوں نے سرحدی علاقہ میں اس قسم کی افواہیں اڑائیں۔ کہ گورنمنٹ بالکل بیکار ہو گئی ہے۔ اور گاندھی جی کا راج قائم ہو رہا ہے۔ لیکن ان لوگوں کا چونکہ کوئی اصول نہیں۔ اس لئے اس قسم کی حرکات ان سے بعید نہیں۔

رہا یہ شکوہ کہ ڈاکوؤں نے صرف ہندو دکانداروں کو لوٹا۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ ڈاکوؤں کو مسلمانوں سے کوئی ہمدردی تھی۔ اور وہ ان کے خیر خواہ تھے۔ اس لئے ان کے ہاں ڈاکہ نہ ڈالا۔ بلکہ جس مقصد اور مدعا کو لے کر آتے تھے۔ وہ چونکہ عمدگی کے ساتھ ہندوؤں کے ہاں سے ہی پورا ہو سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ساری توجہ ان کی طرف مبذول کر دی۔ گویا ہندوؤں کی دولت اور ثروت جو یقیناً انہوں نے مسلمانوں کا خون چوس چوس کر جمع کر رکھی تھی۔ خاص توجہ کا باعث ہوئی۔ ورنہ ڈاکوؤں کو اس سے کیا۔ کہ کوئی مسلمان ہے۔ یا ہندو۔ انہیں تو مال چاہیئے۔ جہاں سے ملے۔

اوپر کے ایک نوٹ میں جس ڈاکو کا ذکر کیا گیا ہے اس نے بھی ایک مارواڑی ہندو کو ہی لوٹا۔ حالانکہ ڈاکو اور اس کے ساتھی ہندو تھے۔

بغیر متن ترجمہ شائع کرنے کے نقصان

"سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۲۰ جون رقمطراز ہے۔ کہ بائبل کے دوسری زبانوں میں تراجم کی وجہ سے جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کی کئی ایک مضحکہ خیز امثلہ مشنری سائٹی کانفرنس کے سامنے آتی ہیں۔ بکانگو مشن میں نئے عیسائی بہت عرصہ تک Labour کی جگہ Blunder پڑھتے رہے۔ یعنی ایک فقرہ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ "جاؤ اور محنت کرو"۔ اس کی جگہ وہ "جاؤ اور فاش غلطیاں کرو" پڑھتے اور اس پر عمل کرتے رہے۔ اسی طرح ایک فقرہ کا مفہوم یہ تھا۔ کہ "اے خدا اپنی برکات کے ساتھ ہمیں رخصت کیجیو"۔ لیکن ایک دوسری زبان میں اس کا ترجمہ کیا گیا۔ تو اس کی جگہ ایک اور فقرہ لوگوں میں رواج پکڑ گیا جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ "اے خدا ہمیں نرمی کے ساتھ ٹھوکریں مار کر نکالنا"۔ ان کے علاوہ خدا جانے اور کیا کیا اغلاط اس طرح سے رائج ہو چکی ہیں۔ اگر بائبل کا کوئی خاص متن ہوتا۔ اور ترجمہ کے وقت ساتھ ساتھ اس کا اندراج ضروری سمجھا جاتا۔ تو عیسائی تعلیم اس قسم کے تصرفات سے کسی حد تک محفوظ رہتی۔

یہ شرف اور خصوصیت صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے۔ کہ وہ خاص عربی زبان میں لکھا جاتا ہے۔ اور ترجمہ کے ساتھ اصل عربی متن ضروری سمجھا جاتا ہے۔ جس کا پڑھنا مسلمان موجب ثواب اور باعث یمن و برکت سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا ہدایت دے۔ ہمارے غیر مبایع دوستوں کو جو اپنی قرآن دوستی اور اسلام پرستی سے مجبور ہو کر قرآن کریم کی اس خصوصیت کو مٹا دینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اور اس بدعت کو عملاً رائج کر رہے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے تراجم بغیر متن کے شائع کئے جائیں۔

مسلمان اور کانگرس

وہ مسلمان کہلانے والے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان من حیث القوم کانگرس کی موجودہ تحریک میں شامل ہیں۔ اور جن کا دعویٰ ہے۔ کہ مسلمانوں میں بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جو کانگرس سے اشتراک عمل کر رہے ہیں" (اہلحدیث ۴ جولائی) وہ ذرا غور کریں۔ کہ جن مسلمانوں کی کانگرس میں شرکت بتائی جاتی ہے۔ وہ کن حالات اور کیسی مجبوریوں کے ماتحت کانگرس کا ساتھ دے رہے ہیں۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں غریب مسلمانوں کو ہندوؤں نے محض اس بناء پر زد و کوب کیا۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔ کہ مسلمان کانگرس کی تحریک میں شامل ہونے سے انکار کرتے تھے۔ پھر غیر ملکی کپڑے کی تجارت سے مسلمانوں کو باز رکھنے کے لئے جس قدر تشدد سے کام لیا جا رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ بنارس کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے مسلمان بزازوں نے جب غیر ملکی پارچہ کی فروخت بند کرنے سے انکار کیا۔ تو ہندوؤں نے یہ اعلان کر دیا۔ کہ وہ کسی نور باف کی دوکان سے کپڑا نہ خریدیں گے۔ چونکہ بنارسی کپڑے کی تجارت کلیتہً ہندو مہاجنوں کے ہاتھ میں ہے اور ان کا مسلمان جلاہوں کو بائیکاٹ کر دینا یہ معنی رکھتا ہے۔ کہ بنارس کے ۵۰ ہزار مسلمان بے کار ہو جائیں۔ اس لئے مسلمانوں نے ہندوؤں کے ہاں جا کر معافی مانگی۔ اور کانگرس کی تحریک میں شامل ہو گئے۔ اس قسم کے حالات پیش کر کے معاصر "سرفراز" (۲۱ جون) لکھتا ہے

مُکفّرین حضرت مسیح موعودؑ اور غیر مُبایعین

پیغام صلح کا ادارۂ تحریر

یوں تو غیر مبایعین کا "واحد اردو آرگن" "پیغام صلح" روز پیدائش سے ہی نت نئے ہاتھوں کا تختہ مشق بنتا چلا آرہا ہے۔ اور ہر کہ آمد عمارت نو ساخت کا نظارہ پیش کرتا رہا ہے۔ لیکن آج کل اس کے "ادارہ تحریر" میں شمولیت کا فخر جن اصحاب کو حاصل ہے۔ وہ اپنے تمام پیش روؤں سے عجیب چیز ہیں۔ علاوہ ازیں ان سے بھی زیادہ جس شخص کو پیغام پر تصرف حاصل ہے۔ اور جو اپنی شان کے اظہار کے لئے اپنے مضامین پر خصوصیت سے اپنا نام نامی اور اسم گرامی درج کرتا ہے۔ اس کے جہل مرکب ہونے کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ قبل اُس نے "مہاشہ پریم چند" بن کر آریوں کے ہاں مدتوں ریزہ چینی کی۔ اور اس کے بدلے اپنی زبان اور قلم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف غلاظت اور گندگی اچھالنے میں ملوث رکھی۔ لیکن باوجود اس کے جب آریوں نے اسے اچھوت سے زیادہ وقعت نہ دی۔ تو ہمارے پاس پہونچا۔ اور ملازمت کا خواہاں ہوا۔ لیکن ہمیں چونکہ اس میں اس وقت تک رشد اور سعادت کا کوئی شائبہ نظر نہ آتا تھا۔ اس لئے ہم نے اسے اسلام میں دلی اخلاص اور محبت پیدا کرنے کے لئے کہا۔ یہ بات چونکہ اسے مشکل نظر آئی۔ اس لئے وہ غیر مبایعین کے ہاں چلا گیا۔ انہوں نے غنیمت سمجھکر جاتے ہی اسے "پیغام صلح" کا "اسسٹنٹ ایڈیٹر" بنا دیا۔ اور اب تو شاید وہی چیف ایڈیٹر ہے۔ کیونکہ پیغام میں اس کے مضامین کو "ادارہ تحریر" سے بھی زیادہ خصوصیت حاصل ہے۔

پس ایک ایسا شخص جو اسلام کو خیر باد کہکر آریہ رہ چکا ہو جس کا قلم اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کی شان میں نہایت گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرنے میں مصروف رہا ہو۔ اور جس کے دل پر اس بداعمالی اور بیہودہ گوئی کی وجہ سے سیاہی پھر چکی ہو۔ وہ پیغام صلح میں سیاہ و سفید کا مالک بن کر جو بھی گل کھلائے۔ اس پر کوئی تعجب نہیں۔ اور جتنی بھی جہالت ظاہر کرے۔ کم ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو ہم اس کے متعلق تفصیل سے کسی دوسرے وقت لکھیں گے فی الحال صرف ایک ضروری امر دریافت کرنا چاہتے ہیں۔

"پیغام صلح" کے سوال کا جواب

ہم نے "پیغام صلح" کے اس سوال کے متعلق کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ ان لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جو حضرت مرزا صاحب کے منکر اور مکفر ہیں۔ تو پھر ان کے سیاسی حقوق کی حفاظت کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ کئی ایک جواب دیتے ہوئے ایک امر یہ لکھا تھا۔

"اگر ہر مسلمان کہلانے والے کا سب سے بڑا حق یہ ہے۔ کہ دوسروں کے نزدیک مسلمان ہونے کے شرائط پورے نہ کرتا ہوا بھی ان سے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کرائے۔ تو کیا پیغام صلح اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے متعلق کہہ سکتا ہے۔ کہ ہر مسلمان کہلانے والے کو خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکفر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ مسلمان سمجھتے اور یہ اس کا سب سے بڑا حق" اسے عنایت کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اپنی امارت کے صدقے ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو یہ حق نہیں دیتے۔ اور یقیناً نہیں دیتے۔ تو "پیغام صلح" کو چاہئے پہلے اپنے "حضرت امیر" سے یہ سب سے بڑا حق جسے انہوں نے "غصب کر رکھا ہے" دلائے۔ اور پھر ہماری طرف متوجہ ہو۔"

پیغام صلح کا جواب

اس کا ذکر کرتا ہوا "پیغام صلح" (۲۷ر جون) لکھتا ہے:۔

"اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہم ہر ایک کلمہ گو کو جو خدا اور رسول اور قرآن کو مانتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ یا کسی اور مسلمان کی تکفیر گناہ کا کام ہے۔ ملاحظہ ہو۔ حضرت امیر کا رسالہ رد تکفیر اہل قبلہ اور رسالہ کفر دون الکفر کسی مسلمان کا مکفر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔"

مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریریں

مطلب یہ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک وہ لوگ بھی مسلمان ہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ کافر کہتے ہیں۔ ہم نے مولوی صاحب کی سابقہ تحریروں میں اس مفہوم کے الفاظ تلاش کرنے کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اور نہ صرف "پیغام صلح" کے پیش کردہ الفاظ کی تصدیق نہ ہوئی۔ بلکہ ان کی تردید نظر آئی۔ مثلاً یہ لکھا پایا:۔

"جو شخص مسلمان کو کافر کہتا ہے۔ وہ کفر اسی پر الٹ کر پڑتا ہے۔" "جو اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے۔ اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے۔ جو اس نے اپنے بھائی سے کیا ہے۔ یعنی وہی کفر اس پر لوٹا یا جائے۔ اور ایسے مجرم کو سلسلہ اخوت اسلامی کا ایک فرد نہ سمجھا جائے۔ اور اس سے وہ سلوک نہ کیا جائے۔ جو مسلمان کو مسلمان کے ساتھ کرنا چاہئے۔"

اسی طرح یہ کہ

"ایک دفعہ نہیں۔ بیسیوں مرتبہ یہ اعلان صاف الفاظ میں ہو گیا۔ کہ صرف آپ کو کافر کہنے والا کافر ہے۔"

ایک اور بہت صاف اور واضح تحریر یہ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"کفر لوٹ کر ایسے شخص پر پڑتا ہے۔ جو مسلمان کو کافر کہے۔ اس قدر عبرت ناک سزا کیوں تجویز کی گئی۔ اس لئے کہ لوگوں کے لئے تنبیہ ہو۔ اور اس خطرناک گناہ سے جو اسلامی وحدت کو پاش پاش کرتا ہے۔ اجتناب کریں۔ واقعی کس قدر عبرتناک سزا ہے۔ کہ ایک شخص باوجود لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کے باوجود نماز روزہ کی پابندی کے باوجود منہ سے قرآن کی حکومت کو قبول کرنے کے مسلم نہیں رہتا۔ بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس نے اپنے بھائی کو کافر کہا۔"

کیا عقیدہ بدلا گیا؟

اس قسم کی تحریروں کے ہوتے ہوئے ہم حیران ہیں۔ پیغام نے کس طرح اپنے "حضرت امیر" کی طرف سے یہ لکھدیا کہ ان کے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ یا کسی اور مسلمان کی تکفیر گناہ کا کام ہے۔ کسی مسلمان کا مکفر دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ مہربانی کر کے پیغام وہ اصل الفاظ پیش کرے۔ جن سے اس نے یہ استدلال کیا ہے۔ اگر کوئی سابقہ تحریر نہ ہو۔ اور سابقہ تحریروں کے خلاف اب یہ عقیدہ بنایا گیا ہو۔ تو اعلان کر دیا جائے۔ بہرحال مولوی محمد علی صاحب کی کوئی سابقہ یا تازہ تحریر پیش کرنی چاہئے۔ اور اس کے بعد ہمارے سوال کے جواب سے اپنے آپ کو سبکدوش سمجھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ

اگرچہ غیر مبایعین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی واضح سے واضح تحریر کو پس پُشت ڈال دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور وہ آئے دن ایسا کرتے رہتے ہیں۔ جیسا کہ اولی الامر منکم کے متعلق ایک گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ تاہم مکفرین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ بھی پیش کیا جاتا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک شریعت کا مسئلہ ہے۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا آخر کافر ہو جاتا ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب اس بارے میں نیا عقیدہ بیان کرتے

رُوسی مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ

اِسلام کیلئے بہت بڑا خطرہ

تیر بر معصوم مے بار د خبیثِ بدگہر ٭ آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمین

رُوسی مسلمانوں پر بولشویکی مظالم کی ایک داستان اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ تین کروڑ مسلمانوں کے لئے عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ انکی زندگی کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ وہ اسلام کو خیرباد کہدیں۔ اس قسم کی خبروں کو ہندوستان میں رُوسیوں کے خلاف پراپیگنڈا سمجھا گیا۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ واقعات بالکل درست ہیں۔ مَیں نے اپنی گذشتہ سیاحت یورپ و بلاد اسلامیہ میں روسی مسلمانوں کے حالات معلوم کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اور میں نہایت معتبر اور موثق ذرائع سے معلومات مہیا کر کے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ رُوس اسلام کو اپنی قلمرو سے مٹا دینے پر تُلا ہوا ہے

رُوس میں مسلمانوں کی حالت

مَیں نے اپنے قیام استنبول (قسطنطنیہ) میں ابوسعید العربی سے روس کے متعلق حالات معلوم کئے۔ اور مجھے یہ معلوم کر کے سخت دُکھ ہوا۔ کہ روس میں مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہو رہی ہے۔ ابوسعید ہندوستان سے جنگ طرابلس کے زمانہ میں چلا گیا تھا۔ اور حرب عظیم کے ایام میں انگریزوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے مامور تھا۔ پھر وہ روس چلا گیا۔ اور بولشویکوں نے اسے نہایت عزت و احترام سے رکھا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس جُرم میں کہ اس کے پاس کچھ مذہبی لٹریچر پایا گیا۔ قید کر لیا۔ بظاہر یہ جُرم نہ تھا۔ مگر دراصل اسی بناء پر اسے قید کیا گیا تھا۔ انہیں ایام میں ہمارے محترم مبلغ مولوی ظہور حسین صاحب بھی ان کی قید میں تھے۔ ابوسعید اور مولوی ظہور حسین صاحب ایک ہی جیل خانہ میں رکھے گئے تھے۔

انگریزوں اور روسیوں میں فرق

ابوسعید باوجودیکہ انگریزوں کے سخت خلاف تھا۔ مگر روسی قید خانہ میں رہنے پر اسے معلوم ہو گیا تھا۔ کہ انگریزوں اور روسیوں میں کیا فرق ہے۔ مذہب کے نقطۂ خیال سے وہ انگریزوں کو آیتِ رحمت سمجھتا تھا کیونکہ وہ کسی کے مذہب میں مداخلت نہیں کرتے۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر ہندوستان جانے کی اجازت مل جائے۔ تو میں باقی زندگی روس کے خلاف جہاد کی تبلیغ میں صرف کر دونگا۔

خونچکاں داستان

میں ضرورت نہیں سمجھتا۔ کہ ان تمام تفصیلی گفتگوؤں کو یہاں درج کروں۔ جو میرے اور اس کے درمیان ہوئیں۔ لیکن اس موضوع کے متعلق جو کچھ اس نے بیان کیا۔ وہ ایک خونچکاں داستان ہے۔ جس کو سنگدل سے سنگدل بھی سننے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس نے مجھے بتایا۔ کہ روسیوں نے جو پروگرام تجویز کیا ہے۔ اس کے مطابق چند سال کے اندر روس میں ایک بھی مسلمان نظر نہ آئے گا۔ نہ کوئی مسجد رہے گی۔ اور نہ کہیں قرآن مجید کا کوئی ورق نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ اسلامی حقیقت کو یاد دلانے والی کسی شے کو باقی نہیں رہنے دیا جائیگا۔ مَیں نے اس تحقیقات کو ابوسعید کے بیان تک نہیں رکھا۔ بلکہ مکہ معظمہ میں آ کر مولوی عبیداللہ صاحب اور بعض دوسرے لوگوں سے جو روس سے ہو آئے تھے۔ تبادلہ خیالات کیا۔ اور مجھے معلوم ہُوا۔ کہ یہ ایک فیکٹ ہے۔

روسیوں نے پہلے عیسویت پر ہاتھ صاف کیا۔ اس لئے کہ اس کے متعلق آسانیاں موجود تھیں۔ اور اب اس سے فارغ ہو کر وہ اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ روس کے مسلمانوں میں دینی اور ملّی غیرت موجود ہے۔ وہ اپنی زندگی میں اسلام کو مٹنے نہ دینگے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ قومیں جو خون اور گوشت کے ساتھ کھیلتی ہیں۔ میدان میں نکل آئیں گی۔ اور باطل اور خباثت کے دیوتے ایک جنگ مسلمانوں کے خلاف شروع کر دینگے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ جنگ شروع ہو چکی ہے۔ مَیں نے اپنی تحقیقات کو اور وسیع کیا۔ اور روس کے ایک بہت بڑے عالم اور مدبر مسلمان سے حرم کعبہ میں تبادلہ خیالات کیا۔ میں اس کا نام لینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مگر اتنا کہتا ہوں کہ وہ بہت بڑی شخصیت ہے۔ اس نے وہاں کے مسلمانوں کی دینی حالت کو سخت خطرہ میں بتایا۔ میں اس سے بھی آگے گیا۔ اور روسی قونصل سے جو ایک مسلمان تھا۔ ملا اور دیر تک اس سے گفتگو کی۔ وہ مذہب کا نام لینے سے بھی بیزاری ظاہر کرتا تھا ان تمام حالات کو میں نے جمع کیا۔ اور ایک آہ بھر کر کہا۔ فلیبک علے الاسلام من کان باکیا۔

انجمن استقلال کی اپیل

حقیقت یہ ہے۔ کہ روسی مسلمانوں کا مذہب سخت خطرہ میں ہے۔ انجمن استقلال کی اپیل نرا پراپیگنڈا نہیں۔ بلکہ یہ مسلمانوں کے لئے صور قیامت ہے۔ روس کے مسلمانوں کی حمایت کے لئے اگر کوئی عملی قدم نہ اُٹھایا گیا۔ تو میں صاف کہتا ہوں۔ کہ روسی مسلمان یا مٹ جائیں گے۔ یا بے دین ہو جائیں گے۔ اور دونوں صورتوں میں اسلام کا نام و نشان اس سرزمین سے اُٹھ جائے گا۔ سپین پہلے اسلام کو اپنے حدود سے نکال چکا ہے۔ اس کے نکلنے کے اسباب اور تھے۔ اور اب روس نے ارادہ کر لیا ہے۔ ہمیں اپنی جان سے بھی عزیز جو چیز ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ مسلمانان عالم اپنے مظلوم بھائیوں کے دین کو بچانے کے لئے متحد ہو کر عملی قدم اٹھائیں۔ اس وقت باہمی اندرونی اختلافات کو خیرباد کہدو۔ اور اس مقصد وحید کے لئے ایک ہو کر قدم اٹھاؤ۔ تاکہ ہم دین قویم کو اشتراکی حملے سے بچا سکیں:

مسلمان غلطی میں نہ رہیں

میں خود کوئی لائحہ عمل پیش کرنا نہیں چاہتا۔ جو کچھ سردست کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مسلمان اس غلطی میں نہ رہیں کہ یہ نرا پراپیگنڈہ ہے۔ اگر بفرض محال ہم اس کو پراپیگنڈہ بھی کہہ لیں۔ تو بھی تحفظ اسلام کے لئے ہمیں اپنی قوتوں اور کوششوں کو متحد کرنے کے لئے یہ ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہ معاملہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اگر تحقیقات ہی کی ضرورت ہے۔ تو ایک وفد وہاں بھیجا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ روسی روباہ بازیوں کا کوئی انسداد ہو سکے۔

ہندوستان میں روسی پراپیگنڈہ اپنے ترارے اُڑا رہا ہے۔ اور کانگریس کی حمایت میں بہت بڑا عنصر اس کا موجود ہے۔ جواہر لال نہرو خود بالشویکی اثر کے نیچے ہے۔ نوجوان بھارت سبھا بھی مذہب کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر چکی ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس نازک وقت کی اہمیت کو سوچیں۔

کانگریس کا طریق عمل

کانگریس ان کی سیاسی اہمیت ہی کو مٹانا نہیں چاہتی بلکہ وہ آگے چلکر مذہب بھی ان سے چھین لینا چاہتی ہے۔ یہ ایک الم افزا صداقت ہے۔ وہ لوگ جو کانگریس کے ہاتھ اپنے ضمیر و مذہب کو فروخت کر چکے ہیں۔ ان سے اس قسم کی امید نہ رکھو۔ کہ وہ تحفظ اسلام کے لئے آگے آئیں گے۔

جمعیۃ العلماء (نام نہاد) نے اپنے فیصلہ سے جس قومی غداری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

متحدہ قدم اٹھاؤ

مَیں نفس مضمون سے دُور جا رہا ہوں۔ اِس لئے کانگریس کے ذکر کو چھوڑ کر پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ روسی مسلمانوں کے لئے جو امتحان درپیش ہے۔ اس میں ان کی جائز اخلاقی مدد اور اس کے لئے ہر جائز قربانی کے لئے ہمیں تیار ہونا چاہیئے۔ مَیں پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس کے لئے کسی عاجلانہ حرکت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تمام فرقوں کے مسلمانوں کو متحدہ قوت سے قدم اُٹھانا چاہیئے۔ ضرورت ہے۔ کہ بہت جلد ایک اجلاس کا انتظام کیا جائے اور اس مسئلہ پر بحث و تمحیص کر کے ایک دستور العمل تجویز کیا جائے۔ اگر اس سے غفلت کی گئی۔ تو یہ یاد رکھو کہ پھر تلافی مشکل ہو جائے گی۔

اسلامی اخبارات سے اپیل

اسلامی صحافت ہندیہ سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس ضرورت سے مسلمانوں کو واقف کریں۔ اور مسلمان لیڈر توجہ کریں۔ یہ فتنہ روس تک محدود نہیں رہیگا۔ بلکہ اس کے شرارے اور چنگاریاں سرحد کے راستہ سے ہندوستان آئیں گے۔ اور ایران کو متاثر کریں گی۔ یہ ایک خطرناک جنگ ہے۔ جو شیطان آخری جنگ کے رنگ میں کرنا چاہتا ہے۔ اسلام کے سپاہیوں کا فرض ہے۔ کہ شیطان کو کچلنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ (ع س فانی)

انجمن انصار المسلمین لائلپور کی مساعی

پنڈت موتی لعل نہرو کی گرفتاری پر لائلپور کے کانگریسیوں نے ہڑتال کرانے کی بیحد کوشش کی۔ مگر مسلمان عام طور پر ہڑتال میں شامل نہ ہوئے۔ لائلپور میں ایک سیاسی انجمن "انصار المسلمین" بنائی گئی ہے جس کا مقصد مسلمانوں کو سیاسی طور پر متحد کرنا ہے۔ انکی آواز میں پورا زور ہے۔ مسلمانوں کے ہڑتال میں شامل نہ ہونے میں انجمن "انصار المسلمین" نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اور خدا کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی۔

(خاکسار:۔ محمد شریف
سکرٹری انجمن انصار المسلمین)

پنڈت دھرم بھکشو کا عبرتناک انجام

یہ خبر ناظرین الفضل تک پہنچ چکی ہے۔ کہ پنڈت دھرم بھکشو کی موت فجاءۃً ہیضہ سے ہو گئی۔ یہ وہی شخص ہے جس نے پنجاب میں اودھم مچا رکھا تھا۔ اور بدزبانی اور پاکان حق پر طعنہ زنی میں یہ اپنے ہمعصروں اور پیشرووں سے بڑھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ حال ہی میں اس نے ایک اشتعال انگیز کتاب نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفےٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے دین قیّم اسلام پر لکھی۔ جو گورنمنٹ یو۔پی و پنجاب کو ضبط کرنی پڑی۔ یہ شخص زیادہ تر احمدی جماعت کے منہ آتا تھا۔ اور بانی سلسلہ علیہ السلام کے حق میں سخت سُست کہنا اپنی غذائے روح سمجھتا تھا۔ آریہ مسافر دہلی سے جاری کیا۔ تاکہ پنڈت لیکھرام کی یادگار تازہ ہو۔ اس کا کام بند نہ ہو۔ چنانچہ وہ کہا کرتا تھا۔ کہ میں لیکھرام ثانی ہوں۔ اس کی تصدیق حال ہی کے پرچے میں اہلحدیث نے بھی کی ہے۔ اور بالکل اسی طرز پر اپنے آپ کو عربی کا عالم بھی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ حالانکہ الف کے نام تب بھی نہ آتی تھی۔ اس دھرم بھکشو نے ایک مضمون آریہ مسافر میں نزول المسیح اور اسلام کی قیامت کے عنوان سے لکھا۔ اور جس طرح پنڈت لیکھرام نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پیشگوئی کا تمسخر اُڑاتے ہوئے اپنے آپ کو مامور من اللہ ظاہر کیا تھا۔ اور بالمقابل ایک پیشگوئی کر دی تھی۔ اسی طرح اس شخص نے اپنے مضمون میں دعویٰ کیا۔ کہ میں ہی وہ مسیح موعود ہوں۔ اور پھر اس دعویٰ پر تمسخر اُڑاتے ہوئے مندرجہ ذیل دلائل کی نقل کی۔

(۱) میں مسیح موعود ہوں۔ کیونکہ میری پیدائش لکھنؤ یا لکھن پور میں ہوئی۔ جو قادیان سے مشرق کی جانب ہے۔ (صفحہ نمبر ۱) اور قادیان (کادیان) مسیح الدجال کی زاد بوم ہے۔

(۲) جب مسیح اُتریگا۔ تو دو زرد چادریں زعفران کے رنگ میں رنگی ہوئی اوڑھے گا۔ یہ بات میرے پر صادق آتی ہے۔ مَیں نے جب اول اول قادیان میں قدم رکھا تب میں زرد چادریں اوڑھے ہوئے تھا۔

(۳) مَیں چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوا ہوں۔ میری پیدائش ۱۸۹۶ء یعنی ۱۳۱۳ھ میں ہوئی۔

میرا نام دھرم بھکشو لکھنوی آریہ مسافر ہے۔ اس نام کے حروف کی تعداد بھی تیرہ سو ہی نکلتی ہے۔

(۴) میرے زمانے میں اونٹنیاں بیکار ہوئیں۔ مرزا صاحب کے وقت میں ان مقامات پر ریل جاری نہیں ہوئی۔ بلکہ حجاز ریلوے گذشتہ جنگ کے موقعہ پر میری زندگی میں قائم ہوئی۔

(۵) مرزا جی فارسی النسل نہ تھے۔ بلکہ مُغل تھے۔ تبت یعنی وسط ایشیا سے چلکر آریوں کی قوم اول اول فارس میں آباد ہو گئی۔ اہل فارس بلحاظ نسل کے آریہ ہیں۔ پس فارسی النسل ہونے کی وجہ سے میں مسیح موعود ہوں۔

(۶) ستارہ آسمان پر دسمبر ۱۸۹۶ء میں ظہور میں آیا۔ اور سورج گرہن و چاند گرہن بھی اسی ۱۸۹۶ء میں ظہور میں آیا۔ اور میری پیدائش اگست ۱۸۹۶ء میں ہوئی۔ گویا اس حساب سے میں اس وقت تک ایک مہینے کا حمل میں تھا۔ جبکہ آسمان پر خداوند عالم نے ظاہر کیا۔ کہ یہ بچہ جو حمل میں ہے۔ وہی مسیح موعود ہے۔ کیونکہ یہ ہی ستارہ حضرت مسیح (ناصری) کی پیدائش کے وقت بھی ظاہر ہوا تھا۔

(۷) حضرت مسیح کے پیٹے یوحنا کا قتل اس قسم کا بھی کوئی واقعہ مرزا جی کی زندگی یا ان کے پیشتر ظہور میں نہیں آیا۔ لیکن میری پیدائش کے ٹھیک پانچ مہینے پیشتر پنڈت لیکھرام علیہ السلام رضی اللہ عنہ ورحمت اللہ وبرکاتہ معصوم قتل کیا گیا۔ * * یعنے جبکہ میں چار مہینے کا حمل میں تھا۔ شہید کئے گئے۔ وہ بھی مسیح الدجال کی سازشوں سے اس لئے پنڈت لیکھرام جی مثیل یوحنا نبی تھے۔ اور میں مثیل مسیح بن مریم۔ (منقول از آریہ مسافر نمبر ۳ و ۴ جلد ۴) (ذرا اس جلد بازی کو ملاحظہ فرمایئے۔ کہ آپ پنڈت لیکھرام کی روح اپنے اندر بتاتے ہیں۔ اواگون کے قائل ہیں۔ اور اس کے قتل سے چار ماہ پیشتر ہی ماں کے پیٹ میں آ گئے ہیں۔)

مذہبی عقاید میں نیک نیتی سے اختلاف یا اپنے مذہب پر قائم رہنے کے علاوہ دوسرے کے مذہب پر تہذیب و متانت سے جرح قدح ایسی بات نہیں۔ جس پر اسی دنیا میں خدا تعالےٰ کا مواخذہ ضروری ہو۔ لیکن جو شوخی و شرارت سے کام لیتا ہے۔ وہ ضرور پکڑا جاتا ہے۔ خصوصاً جو خدا تعالےٰ کے مرسلوں اور نبیوں کے مقابل آکر ان کی نقلیں لگائے۔ ان کا لباس پہن کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈالنا چاہے۔ یا کم از کم ان کا استخفاف کر کے تمسخر اُڑائے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے غضب کی قہری تلوار چمکی۔ اور اس دشمن حق کا آن واحد میں خاتمہ کر گئی۔ عین حالتِ شباب میں ۳۳ سال کی عمر بھی نہ پائی۔ جو سب شوخی و شرارت دھری رہ گئی۔ آج ہم اس بڑا دجل پھیلانے والے جھوٹے کا نام و نشان بھی نہیں پاتے۔ بلکہ گوسالہ سامری کی طرح اس کی راکھ اُڑا دی گئی۔ عبرت! عبرت!! عبرت!!!

——— (اکمل قادیان)

فہرست مبایعین بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۳۰ء

نمبر	نام	پتہ
۶۵۱	میاں کالو خان صاحب	ضلع انبالہ
۶۵۲	قائم دین صاحب	〃 ملتان
۶۵۳	بشیرن صاحبہ زوجہ عنایت اللہ خان صاحب	پوری۔ اڑیسہ
۶۵۴	حشمت اللہ صاحب	پٹنہ۔ بنگال
۶۵۵	چوہدری علی بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۶۵۶	چوہدری ابراہیم صاحب	〃 〃
۶۵۷	بشیر احمد صاحب قریشی	ضلع سیالکوٹ
۶۵۸	حافظ طالب حسین صاحب شایق	فرید کوٹ ریاست
۶۵۹	میاں صادق علی صاحب معہ اہل بیت	۔ ۔ سیالکوٹ۔
۶۶۰	مستری محمد حسین صاحب	ضلع 〃
۶۶۱	کریم بخش صاحب	〃 گورداسپور
۶۶۲	ابراہیم صاحب	〃
۶۶۳	شادان صاحبہ زوجہ الٰہی بخش صاحب	〃
۶۶۴	محمد بخش صاحب	〃
۶۶۵	اروڑا صاحب	ضلع 〃
۶۶۶	سردار خان صاحب	〃 سیالکوٹ
۶۶۷	محمد اکمل صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۶۸	اہلیہ صاحبہ نور احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۶۹	اہلیہ برکت علی ولد عنایت دین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۷۰	اہلیہ اللہ رکھا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۶۷۱	جلال الدین صاحب	〃 〃
۶۷۲	ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ برکت علی صاحب۔	〃 〃
۶۷۳	غلام فاطمہ صاحبہ ہمشیرہ غلام قادر صاحب۔	〃 〃
۶۷۴	نور فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب۔	〃 〃
۶۷۵	نواب بی بی صاحبہ والدہ غلام قادر صاحب۔	〃 〃
۶۷۶	زینب بی بی صاحبہ دختر غلام قادر صاحب۔	〃 〃
۶۷۷	صغریٰ بیگم صاحبہ دختر غلام قادر صاحب۔	ضلع سیالکوٹ
۶۷۸	فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مستری الہ دین صاحب	〃 〃
۶۷۹	رحمی صاحبہ اہلیہ الہ بخش صاحب	〃 〃
۶۸۰	محمد صادق صاحب ولد الہ بخش صاحب۔	〃 〃
۶۸۱	مختاراں صاحبہ اہلیہ اللہ ماہی صاحب	〃 〃
۶۸۲	محمد حسین صاحب	〃 〃
۶۸۳	چوہدری خلیل الرحمن صاحب	کوہاٹ سرحد
۶۸۴	احمد حسین صاحب۔	لاموسیٰ گجرات
۶۸۵	مولوی غلام حیدر صاحب	ضلع پشاور
۶۸۶	حافظ عبد اللہ صاحب	〃 لائلپور
۶۸۷	چراغ دین صاحب ولد علی محمد صاحب	〃 گورداسپور
۶۸۸	نیاز احمد صاحب	〃 شاہ پور
۶۸۹	ماسٹر منور حسین صاحب سیکنڈ ماسٹر۔	ضلع منٹگمری
۶۹۰	محمد شفیع صاحب	〃 گوجرانوالہ
۶۹۱	برکت بی بی صاحبہ بنت محمد الدین صاحب۔	ریاست بہاولپور
۶۹۲	راجن بی بی صاحبہ۔	ریاست بہاولپور
۶۹۳	علی احمد صاحب	ضلع سرگودھا
۶۹۴	جمیل الدین صاحب۔ جل پائی گوڑی۔	بنگال
۶۹۵	غلام دین صاحب مانگی۔	ضلع گورداسپور
۶۹۶	سونا بھن بی بی صاحبہ اہلیہ جمیل الدین صاحب۔	جل پائی گوڑی۔ بنگال
۶۹۷	عبد العزیز صاحب۔	〃 〃
۶۹۸	محمد عبد الرزاق صاحب	〃 〃
۶۹۹	نواب علی صاحب	〃 〃
۷۰۰	مہر علی صاحب	〃 〃
۷۰۱	سلیم الدین صاحب	〃 〃
۷۰۲	ابوبکر صاحب صدیقی	〃 〃
۷۰۳	ابراہیم صاحب پرودھن۔	جل پائی گوڑی۔ بنگال
۷۰۴	سکر محمود صاحب	〃 〃
۷۰۵	واحد علی صاحب	〃 〃
۷۰۶	ممتاز الدین صاحب	〃 〃
۷۰۷	یونس علی صاحب	〃 〃
۷۰۸	ثناء اللہ صاحب	〃 〃
۷۰۹	عبد القدیر صاحب	〃 〃
۷۱۰	سرجن بی بی صاحبہ اہلیہ ثناء اللہ صاحب	〃 〃
۷۱۱	شمس النساء صاحبہ اہلیہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب	〃 〃
۷۱۲	بی بی اکرم النساء صاحبہ	〃 〃
۷۱۳	پیری بانو بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد نور حسین صاحب	〃 〃
۷۱۴	اسحاق علی صاحب	〃 〃
۷۱۵	عبد الغفور صاحب	〃 〃
۷۱۶	جعفر صاحب پراون	〃 〃
۷۱۷	جعفور علی صاحب پراون	〃 〃
۷۱۸	مسر علی صاحب	〃 〃
۷۱۹	عبد الصمد صاحب	〃 〃
۷۲۰	محمد کلیم الدین صاحب	〃 〃
۷۲۱	سلیم الدین صاحب	〃 〃
۷۲۲	نور جہان صاحبہ اہلیہ کلیم الدین صاحب	〃 〃
۷۲۳	بابو علی صاحب	〃 〃
۷۲۴	محمد ہلال الدین صاحب	〃 〃
۷۲۵	اوسا صاحب	〃 〃
۷۲۶	اسحٰق علی صاحب	〃 〃
۷۲۷	ہجر علی صاحب	〃 〃
۷۲۸	جند الٰہی صاحبہ اہلیہ اسحٰق علی صاحب۔	〃 〃
۷۲۹	محمد حفیظ صاحب	〃 〃
۷۳۰	شکور محمد صاحب	〃 〃
۷۳۱	عباس علی صاحب	〃 〃
۷۳۲	اگرجن بی بی صاحبہ اہلیہ یوسف علی صاحب	〃 〃
۷۳۳	کنچل بی بی صاحبہ اہلیہ جعفر محمد یار صاحب	〃 〃
۷۳۴	نذر جان بی بی صاحبہ اہلیہ نیاز الدین صاحب ...	〃 〃
۷۳۵	ننا ربی بی صاحبہ اہلیہ جباڈ علی صاحب	جل پائی گوڑی۔ بنگال
۷۳۶	گوڑہن بی بی صاحبہ	〃 〃
۷۳۷	رنجن بی بی صاحبہ اہلیہ عبد العزیز صاحب	〃 〃
۷۳۸	نرنجنی صاحبہ	〃 〃
۷۳۹	قمر النساء صاحبہ	〃
۷۴۰	سید النساء صاحبہ	〃 〃
۷۴۱	جوسکیا بی بی صاحبہ اہلیہ سلیم الدین صاحب	〃 〃
۷۴۲	ملکتن بی بی صاحبہ اہلیہ ثنائی صاحب۔	〃 〃
۷۴۳	عطا محمد صاحب جمعدار	ضلع امرتسر
۷۴۴	چوہدری سوت خان صاحب	〃 〃
۷۴۵	چوہدری غلام محمد صاحب نمبردار	〃 گورداسپور
۷۴۶	ماہر الدین صاحب	〃 〃
۷۴۷	دین محمد صاحب بتی چہر سنگھ	〃 〃
۷۴۸	نور احمد صاحب پسر نور محمد صاحب	〃 〃
۷۴۹	فاطمہ صاحبہ زوجہ جیوا صاحب	ریاست پٹیالہ
۷۵۰	عبد الغنی صاحب ولد غلام قادر صاحب۔	〃 〃
۷۵۱	محمد حسین صاحب ولد ہدایت اللہ صاحب	سروالہ
۷۵۲	غلام محمد صاحب پسر علی بخش صاحب	ریاست پٹیالہ
۷۵۳	کمتی صاحبہ زوجہ عبد الغنی صاحب	〃 〃
۷۵۴	بخت بھری صاحبہ زوجہ ملک شیر بہادر صاحب	〃 〃
۷۵۵	شفیع احمد صاحب	بلوچستان
۷۵۶	چھجو خان صاحب	ضلع پشاور
۷۵۷	فیروز بیگم صاحبہ اہلیہ ملک برکت علی صاحب	شیخوپورہ
۷۵۸	عبد الحق صاحب	سندھ
۷۵۹	عبد الحق صاحب	ضلع گورداسپور
۷۶۰	معراج علی صاحب	〃 گوجرانوالہ
۷۶۱	نور محمد صاحب	ریاست پونچھ
۷۶۲	شیر محمد صاحب	〃 〃
۷۶۳	ابراہیم صاحب	ریاست پٹیالہ
۷۶۴	عبد الغنی صاحب	〃 〃

(باقی)

جمعیۃ العلماء کی کانگریس میں شمولیت

۵ رمئی ۱۹۳۰ء کو جمعیۃ العلماء دہلی نے یہ تجویز منظور کی کہ "مسلمانوں کے مذہبی وقومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اجلاس اس امر کو واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ کانگریس کا کوئی آئندہ عمل وپروگرام اس وقت تک مسلمانوں کے لئے آخری فیصلہ نہ ہوگا۔ جب تک کہ جمعیۃ العلماء ہند اس کی تصدیق نہ کر دے" یعنی کانگریس جب کسی عملی کام یا کسی پروگرام کی نسبت فیصلہ کرے۔ تو خواہ مسلمانوں کی تمام سیاسی اقتصادی اور مذہبی جماعتیں اسے پسند ومنظور بھی کریں۔ اگر اسے جمعیۃ نامنظور کر دے۔ تو وہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول ولایق عمل نہ ہوگا۔ بخلاف اس کے خواہ ساری ذمہ وار جمعیتوں اور انجمنوں کو وہ نامنظور ہو۔ مگر جمعیۃ کی تصدیق سے قبول کرنا ہوگا۔

بڑا بول

یہ بہت بڑا بول اور دعویٰ ہے۔ انبیاء علیہم السّلام اگرچہ حکم وعدل ہوتے ہیں۔ اوران کا حکم حکم الہیٰ کی مانند ہوتا ہے۔ مگر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ان امور میں جو مشاورت سے طے پاتے تھے۔ اس کے خلاف پائی جاتی ہے۔ غزوہ اُحد کے موقع پر اصحاب کرامؓ سے حضور مشاورت کرتے ہیں۔ جن کی غالب رائے یہ ہوتی ہے۔ کہ مدینہ طیبہ سے باہر جاکر دشمنوں سے جنگ کی جائے۔ حضور کی رائے اس کے خلاف تھی۔ پھر بھی آپ نے غالب رائے پر عمل کیا۔ حالانکہ حضور کا ارشاد واجب العمل تھا۔ اور روانگی کے وقت اصحاب مشاورت نے عرض بھی کیا۔ کہ حضور کی رائے پر ہم لوگ عامل ہونگے۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔ اور اصحاب مشاورت کے احترام کا نمونہ اپنے خلفاء کے لئے قائم فرمایا۔

اس کے سوا جمعیۃ کے اس دعویٰ کو میں جب دوسرے طریقوں سے دیکھتا ہوں۔ تو وہ کسی حیثیت سے بھی اس کی اہل ثابت نہیں ہوتی۔

جمعیۃ العلماء کی حقیقت

جمعیۃ العلماء اہل سنت والجماعت میں سے ایک خاص خیال کے چند مولویوں کی جماعت ہے۔ جن کو نہ بحیثیت صوبہ اور نہ بحیثیت فرقہ مسلمانوں نے کبھی نمائندہ منتخب کیا۔ اور نہ قولاً وعملاً مسلمانوں کی مجلسوں اور انجمنوں نے ان کو مختار کل قرار دیا۔ بلکہ عملاً اس کے خلاف ہی ہوتا رہا۔ زیادہ سے زیادہ اسے چند مسلمانوں کی ایک جماعت سمجھا گیا۔ اور اس نے بھی اپنے عمل سے یہی ظاہر کیا۔ کانگریس، آل پارٹیز کانفرنس، آل مسلم پارٹیز کانفرنس وغیرہ کی طرف سے اسے اسی حیثیت سے دعوت دی گئی۔ اور وہ اسی حیثیت سے ان میں شامل ہوئی۔

مگر علماء کی ایک جماعت ہونے کی حیثیت سے بھی اسے یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی ساری سیاسی، اقتصادی، مذہبی جماعتوں اور انجمنوں کی وہ مطلق العنان حاکم ہو۔ اسے تو اپنے ہمخیال مسلمانوں کے گروہ میں بھی یہ حیثیت حاصل نہیں ہے۔ ناظرین توسیع جمعیۃ العلماء کی ایک تجویز اس کی نسبت ملاحظہ کریں۔

"جمعیۃ العلماء دہلی کی افسوسناک روش۔ قومی اور مذہبی معاملات میں ایک عرصہ سے معلوم تھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا تھا۔ کہ اس نے ان کاموں میں جو اس کو نہ کرنے چاہئے تھے۔ مداخلت کی۔ اور ان تحریکات میں مداخلت کی۔ جن کو دوسری ذمہ دار مرکزی انجمنیں انجام دیتی رہی تھیں۔ تاہم اس کی اس روش کو بھی برداشت کیا گیا۔ اور اصلاح کی سعی جاری رہی۔ لیکن کچھ عرصہ سے اس کے قابو یافتہ ارکان کا رویہ ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کے لئے اور زیادہ مضر رساں ہو گیا ہے۔ اور وہ صاف وصریح طور پر ایسے لوگوں کی طرف جا رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے حقوق اور روایات کے دشمن ہیں۔ اور جمعیۃ العلماء دہلی مخصوص عقیدہ اور خیال کی انجمن ہو گئی ہے۔ اس پر بھی ہندوستان کے مسلم ذمہ دار رہنمایاں نے مفاہمت اور مصالحت کی پوری کوششیں کیں۔ لیکن اس کے ارکان اغیار کے ہاتھوں اپنے آپ کو کچھ اس طرح دے چکے ہیں۔ کہ انہوں نے تمام کوششوں کو ٹھکرا دیا۔"

الغرض کسی طرح جمعیۃ العلما کی یہ حیثیت نہیں۔ کہ اس کے فیصلے مسلمانان ہند کے لئے لایق قبول ہوں۔

جمعیۃ کے فیصلے

میں ایک اور طرح سے بھی اس پر نظر کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ جمعیۃ کے فیصلے کہاں تک قرین صواب ہوتے ہیں۔ اوائل تحریک عدم تعاون میں جب اکثر مسلمان گاندھی جی سے حسن ظن رکھتے تھے۔ اور انہیں ہندوستان کا دردمند اور غیر طرفدار لیڈر خیال کرتے تھے۔ اس وقت جمعیۃ کی روش یہ تھی۔ کہ جو کچھ گاندھی جی ہندوؤں کے مفاد کی نظر سے کہتے۔ جمعیۃ اس کی صحت کا فتویٰ صادر کر دیتی۔ اکثر اعلان اس عنوان سے شایع ہوا کرتے تھے۔ "مہاتما گاندھی کا حکم اور علماء کا فتویٰ"۔ گاندھی جی حکم دیں۔ کہ گورنمنٹ کی نوکریاں ترک کرنی چاہئیں۔ جمعیۃ اسے قال اللہ وقال الرسول کہکر ان کی حرمت کا فتویٰ شایع کر دیتی۔ حکم انسانی اور ارشاد رحمانی میں جتنا فرق ہے۔ اسی لحاظ سے اس کی تعمیل میں ہندوؤں اور بھولے مسلمانوں نے نمونہ دکھلایا۔ اور نقصان بھی اسی مناسبت سے اٹھایا۔ سب سے زیادہ نقصان جمعیۃ نے گاندھی جی کے ایما سے مسلمانوں کو پہونچایا ہے۔ (باقی)

(خاکسار سید امدادت حسین ادرین۔ بہار)

ورزش جسمانی

اس نام کا ایک سہ ماہی رسالہ "نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن" سے ہماری جماعت کے ایک نوجوان کی ادارت میں شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ عامۃ الناس کو عموماً اور نوجوانوں کو خصوصاً سینما، تھیٹر، اور ناچ گانے وغیرہ مخرب۔ اخلاق مشاغل میں شریک ہونے سے روکا جائے تمباکو، سگرٹ اور شراب نوشی کے نقصانات ان پر واضح کئے جائیں۔ حفظان صحت۔ صفائی کے اصول وقواعد۔ تدابیر حفظ ماتقدم، زہریلے جانوروں کے کاٹنے کے علاج۔ اور ابتدائی طبی امداد وغیرہ ضروری مضامین ان کے ذہن نشین کئے جائیں۔ ریاضت جسمانی کی طرف توجہ دلائی جائے اور عیش پسندی اور آرام طلبی کے نقصانات بتلائے جائیں۔ حجم ۴۸ صفحے۔ سالانہ قیمت تین روپے۔ اور طلباء سے دو روپے۔ ملنے کا پتہ:-

مینیجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن

توبہ نامہ

عرصہ قریباً دو سال کا ہوا۔ خاکسار سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا تھا۔ مگر چند ماہ کے بعد اپنی بدقسمتی اور شامت اعمال سے بعض لوگوں کے دھوکہ دینے پر بدظن ہو گیا۔

اس کے بعد ۱۹۲۹ء کے شروع میں مجھے ایسٹ افریقہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میری خوش قسمتی سے میری صحبت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک معزز رکن ڈاکٹر فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ایسٹ افریقہ کے ساتھ رہی۔ سو ڈاکٹر صاحب کی کوشش اور خداوند کریم کے لامحدود فضل وکرم سے میرے تمام شکوک وشبہات رفع ہو گئے۔ اور میں نے شروع مارچ ۱۹۳۰ء کو پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بیعت لوٹا کر...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھوالناصر

رپورٹ ہائے تشخیص کنندگان

نمبر ۵

اس سے پہلے ۷۴ جماعتوں کی رپورٹ شائع کی جاچکی ہے۔ ۴۴ جماعتوں کی فہرست اس رپورٹ میں شائع کی جارہی ہے۔ اس وقت تک کل ۱۱۸ جماعتوں کی تشخیص مکمل ہوچکی ہے ...... ۹ فارم اس وقت دفتر میں ایسے موجود ہیں۔ جن کی پڑتال نہیں کی جاسکی۔ گذشتہ رپورٹوں میں فارم تشخیص آمد کے متعلق چند نقائص کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور اس میں بڑا نقص یہ تھا۔ کہ آمدنی تشخیص کنندگان نے بعض فارموں میں دوستوں کی صحیح آمدنی لکھی نہیں تھی۔ حالانکہ یہی ان کی ڈیوٹی تھی۔ جو انہوں نے پوری نہیں کی۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں جو فارم موصول ہوئے ہیں۔ ان میں اس کی طرف توجہ پائی جاتی ہے۔ لیکن تاہم بھی یہ کہنا نہایت ضروری ہے۔ کہ آمدنی تشخیص کرنے والے دوست خصوصیت کے ساتھ ہر ایک کی صحیح آمدنی لکھیں اور فارم کے آخر میں خانہ نمبر ۳ سے لے کر خانہ نمبر ۵ تک ہر ایک خانہ کی میزان کریں ؛

دوستوں کو آمد کی تشخیص کے متعلق توجہ ہورہی ہے۔ اور بجٹ فارم آرہے ہیں۔ لیکن جس سرعت اور تیزی کے ساتھ اس کام کو ختم ہونا چاہیئے تھا۔ وہ ابھی تک نہیں ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مئی کے اندر اس کام کے ختم ہونے کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن آج ماہ جون ختم ہورہا ہے۔ صرف ۱۲۷ فارم پہنچے ہیں۔ جو کل جماعتوں کا ⅛ حصہ ہے۔ اس رفتار سے اس کام کے لئے بہت وقت چاہیئے حالانکہ اس کے علاوہ وصولی کا کام مزید برآں ہے۔ اور وہ اس سے بھی بڑھ کر اہمیت رکھتا ہے۔ پس والنٹیر صاحبان سے باصرار درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی آمدنی تشخیص کرکے جلد سے جلد فارم بھیجیں ؛

جن جماعتوں کی طرف سے فارم آچکے ہیں ان کو اخبار کے ذریعہ شائع کیا جارہا ہے۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ جماعتوں کو ان کے بجٹ کا علم ہوجائے۔ اور وہ اس کو پورا کرنے کی فکر کریں۔ مجلس مشاورت میں جو فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے تشخیص آمد و چندہ کے متعلق فرمایا ہے۔ وہ حضور کے الفاظ میں ہی یہ ہے ؛

" فہرست میں ہر شخص کی آمد لکھیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ چندہ دینے کے لئے طیار ہے یا نہیں۔ اس طرح جو آمد تجویز ہوگی۔ اس کے مطابق یہاں سے اس جماعت کا بجٹ بنا کر بھیجدیا جائیگا۔ پھر جو جماعت اس بجٹ کو پورا کریگی۔ وہ تعریف کی مستحق ہوگی "

ہر ایک جماعت کا بجٹ جو تشخیص آمدنی کے بعد مقرر کیا جارہا ہے۔ وہ وہ ہے۔ جو ان کی آمدنی پر ا؎ فی روپیہ کی شرح سے ہونا چاہیئے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اس بجٹ کو پورا کرنے کے لئے ابھی سے لگ جائیں۔ تاکہ ان کا بجٹ اپنے وقت پر پورا ہوجائے۔

فارموں پر جو آمدنی تشخیص کی گئی ہے بحیثیت مجموعی اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر ہر ایک جماعت ا؎ فی روپیہ والے بجٹ کو ہر وقت پورا کرے۔ تو میں اندازہ کرتا ہوں۔ کہ غالباً کسی چندہ خاص کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ آیا اس وقت جو فارم موصول ہوچکے ہیں۔ ان کے مطابق آمد بھی داخل ہوئی ہے یا نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ آمد اس اندازہ سے کم داخل ہورہی ہے جس کے دوسرے معنی یہ ہونگے۔ کہ چندہ خاص کی ضرورت ہوگی۔ پس چندہ خاص نہ کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ جماعتیں اپنے باشرح بجٹ کو بروقت پورا کرنے کا تہیہ کریں۔ ورنہ اگست میں چندہ خاص کرنا پڑیگا۔

ذیل میں ایک نقشہ دیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر بیت المال نے کیا بجٹ مقرر کیا تھا۔ اور اب والنٹیر صاحب نے کیا تشخیص کی ہے۔ اور اب باشرح کے مطابق جماعت کے ذمہ کیا رقم لگائی گئی ہے ؛

نمبر شمار	نام جماعت	نام تشخیص کنندہ اصحاب	رقم بجٹ جس کی اطلاع بیت المال سے شائع ہوئی تھی	رقم جو بذریعہ تشخیص معلوم ہوئی	رقم جو مطابق ا؎ فی روپیہ چاہیئے اور بیت المال نے مطابق فیصلہ حضرت اقدس مقرر کی	کیفیت
۱	کھاریاں	حکیم محمد قاسم صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲	چک ۵۵۹ اسلام آباد	عبدالحق صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳	کھر بیپڑاں	محمد عثمان صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴	بھاٹی دروازہ	صوفی علی محمد صاحب مزنگ		[illegible]	[illegible]	
۵	سول لائن	〃		[illegible]	[illegible]	بعض احباب سے خط و کتابت کرنا باقی ہے ؛
۶	شاہجہانپور	بابو احمد جان صاحب	اسا / نقایا	[illegible]	[illegible] معہ نقایا	لیکن آمدنیاں یہاں کی بھی از سر نو تشخیص ہونا باقی ہیں ؛
۷	کوٹ مومن	دوست محمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۸	پاکپٹن	نیاز محمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۹	مانسہرہ	بابو عبدالغفور صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	معہ بقایا
۱۰	بالاکوٹ	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۱	موسیٰ والا	عبداللہ صاحب جنڈو ساہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۲	گوئیکی	ملک محمد یوسف صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۳	شیخوپورہ	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۴	محلانوالہ	چوہدری غلام محمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۵	دوجووال	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۶	سکندرآباد دکن	سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب	نقایا / [illegible]	[illegible]	[illegible]	سکہ انگریزی
۱۷	میرٹھ	غلام حسین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۸	ملتان	سکرٹری صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۱۹	چک ۳۵ جنوبی	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۰	چک ۳۳ جنوبی	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۱	ظفروال	عبدالعزیز صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۲	دھرگ عینو باجوہ لنگے پور	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۳	ماڈو کے تتلے	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۴	علاقہ نکودر	محمد عبداللہ صاحب	[illegible] / نقایا	[illegible]	[illegible]	معہ نقایا
۲۵	خوشگڑھ	حکیم عبدالرحمٰن صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۶	بھٹنڈا	منشی عبدالغنی خاں صاحب سنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۷	برنالہ	منشی عبدالغنی خاں صاحب سنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۸	نابھہ	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۲۹	سنگرور	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۰	چک [illegible] فتح پورہ	شیر محمد صاحب سید والہ	نئی جماعت	[illegible]	[illegible]	

نمبر شمار	نام جماعت	نام تشخیص کنندہ احباب	رقم جو جماعت کی اطلاع پر بیت المال نے بلا تشخیص مقرر کی تھی	رقم جو تشخیص کنندہ صاحب نے پیش کی	رقم جو مطابق ارفی روپیہ چاہیئے۔ اور بیت المال نے مطابق فیصلہ حضرت اقدس مقرر کی۔	کیفیت
۳۱	لدھیکی بنوں	محمد عبداللہ صاحب فیروزپور	سہ	معہ/ ۹ر	اسا عہ ۹ر	
۳۲	للیانی	"	للعہ	لہ سہ	مر معہ ۲ر	
۳۳	امرانہ	سیکرٹری صاحب	ماصہ	اسا لعہ ۴ر	اسا للعہ ۸ر	

حکیم محمد قاسم صاحب نے جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات کی تشخیص فرمائی ہے۔ آپ کا مشخصہ چندہ معماعہ روپیہ ہے۔ آپ رپورٹ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کل جماعت مطابق شرح چندہ ادا کرے۔ تو ۱۰/ ۸۷۳ سالانہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کہ آمدنی تشخیص کر کے ایک آنہ فی روپیہ چندہ تجویز کیا جائے۔ بیت المال نے جماعت کھاریاں کے لئے للعہ ۱۲ر چندہ مقرر کیا ہے۔ اور اس جماعت کے دوستوں سے امید ہے۔ کہ وہ بخوبی ارفی روپیہ چندہ باشرح دیکر عند اللہ ماجور ہونگے۔

عبد الحق صاحب جماعت احمدیہ چک ۵۵۹ اسلام آباد کی تشخیص کرتے ہوئے رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ چندہ باقاعدہ اور باشرح ادا کرنیکی سخت تاکید کی گئی ہے۔ اگر جماعت کے عہدیدار کوشش کریں۔ تو سب دوست باشرح چندہ دینے لگ جائینگے۔ اس طرح ماامعہ روپیہ سالانہ چندہ باسانی جمع ہو سکتا ہے۔

محمد عثمان صاحب فیروزپور نے جماعت کھر سیپڑاں کا فارم تشخیص کر کے ارسال فرمایا ہے۔ فارم کی خانہ پری باقاعدہ کی گئی ہے۔ بعض دوستوں نے وعدہ باشرح چندہ کا نہیں کیا۔ آمدنی کے مطابق ۳۱۸/ سالانہ چندہ بنتا ہے۔ جو امید ہے۔ احباب پورا کر دینگے۔

صوفی علی محمد صاحب نے جماعت لاہور کے حلقہ بھاٹی دروازہ اور سول لائن کی تشخیص کی ہے۔ فارم کی خانہ پری بہت محنت سے کی گئی ہے۔ جماعت بھاٹی دروازہ کی موجودہ رقم ۱۲/ ہے۔ لیکن باشرح ۱۹/ بنتے ہیں۔ یہ بہت تھوڑا فرق ہے۔ صوفی کی کوشش سے یہ جماعت باشرح چندہ ادا کر کے اپنی جماعت کو تمام امتیازی جماعتوں کے ساتھ شامل کر سکتی ہے۔

جماعت سول لائن کے متعلق رپورٹ فرماتے ہیں۔ کہ تشخیص کے کام میں بابو غلام رسول صاحب نے بہت مدد فرمائی ہے۔ بلکہ یہ کہنا درست ہے۔ کہ فارم کی تکمیل المحود نے ہی کی ہے۔ میرے لئے اس طریق پر تشخیص کرنا مشکل تھا۔ کیونکہ حلقہ بکھرا ہوا ہے۔ ہر ایک کے پاس گئی گئی بار جانا اور دریافت کرنا بہت مشکل کام تھا۔ لیکن بابو صاحب نے یہ سب کام خود ہی کئے۔ یہاں کی وصولی چندہ کا اہتمام اگر امیر صاحب جماعت احمدیہ اپنے نگرانی میں کریں۔ تو چندہ میں معقول اضافہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ دوسرے حلقوں کی بھی نگرانی بہت مفید نتیجہ بر آمد کر سکتی ہے۔ اس جماعت کے بعض سر بر آوردہ احباب نے وعدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بعض نے باشرح وعدہ نہیں کیا۔ باشرح رقم ۴/ ۲۹۳۱ سالانہ بنتی ہے۔ جن صاحب نے وعدہ نہیں کیا۔ اور نہ آمدنی درج کرائی ہے۔ اگر وہ بھی شامل ہو جائیں۔ تو چندہ اس سے بھی بڑھ جائیگا۔ جس کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

بابو احمد جان صاحب جماعت شاہ جہان پور کی تشخیص کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خطبہ جمعہ اور دو لیکچروں کے ذریعہ چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس کے علاوہ جہاں تک ہو سکا۔ انفرادی طور پر بھی احباب سے ملکر چندوں کے باقاعدگی کے لئے توجہ دلائی گئی۔ مستورات کی فہرست چندہ بھی طیار کی گئی۔ جو معہ روپیہ کی ہے۔ آئندہ محاسبی کے فرائض مولوی شرافت اللہ خاں صاحب کلرک احمدی اینڈ کو انجام دینگے۔ طریق حساب اچھی طرح سمجھا دیگیا۔ دیگر عہدیداران کا بھی نیا انتخاب کیا گیا ہے۔ اگر عہدیداران نے تن دہی سے کام کیا۔ تو یہ جماعت بہت ترقی کر سکتی ہے۔ یہاں عرصہ سے ایک مسجد کا مقدمہ چلا ہوا ہے۔ جس پر یہاں کے احمدی احباب کا بہت کثیر صرفہ ہوا ہے۔ اور اب یہ مقدمہ آخری مرحلہ پر ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ باوجود اس جماعت میں ابھی تک امیر مقرر نہیں ہوا۔ احباب سیکرٹری کی اطاعت میں بہت اچھا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ جو چندہ تشخیص کیا گیا ہے۔ اگر احباب باقاعدگی سے چندے ادا کریں۔ تو اس سے زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔ احباب خصوصیت سے توجہ کریں۔ بعض خاص احباب کا چندہ باشرح نہیں ہے۔ جس کی خاص کوشش کی جارہی ہے۔

باشرح چندہ ۱۲/ ۶۷۵ بنتا ہے۔ اس میں ۱۲/ ۸۲ بقایا سابقہ اور موضع گنیا کے احمدی احباب کا چندہ ۶/ ۱۰۲ اور مستورات کا چندہ معہ شامل ہے۔

دوست محمد صاحب نے کوٹ مومن کا فارم تشخیص مکمل کر کے ارسال فرمایا ہے۔ ۱۴۱/ وعدہ درج ہے۔ لیکن باشرح ۸/ ۲۳۵ ہوتے ہیں۔ یہ رقم سال کے آخر تک پوری کرنا ضروری ہے۔

نیاز محمد صاحب نے جماعت احمدیہ پاک پتن کا فارم تشخیص مکمل کر کے ارسال کیا ہے۔ اس جماعت میں ۱۷ احباب ہیں۔ ان میں سے ۷ دوستوں نے اپنی آمدنی درج نہیں کرائی۔ اور چندہ بھی برائے نام لکھایا ہے۔ ان کو دفتر سے تحریکی خطوط لکھے گئے ہیں۔ تشخیص کنندہ صاحب پھر دوبارہ کوشش کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل کروائیں۔ اس جماعت میں ایک صاحب موصی ہیں۔ لیکن انہوں نے وعدہ عہ کا فرمایا ہے۔ حالانکہ دہم حصہ ۴/ ۳۸ بنتے ہیں۔ وصیت کا معاملہ نہایت نازک ہے۔ ہر ایک قسم کی آمد پر حصہ وصیت ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے ان صاحب کو ٹھیک دہم حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس جماعت کا باشرح چندہ ۴/ ۳۱ ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ان ۷ دوستوں سے بھی باشرح وصولی کی کوشش کی جاوے۔

بابو عبد الغفور صاحب پوسٹل کلرک ایبٹ آباد نے جماعت مانسہرہ اور بالاکوٹ کا فارم تشخیص مکمل کیا ہے۔ باوجود آپ ملازم ڈاک خانہ ہونے کے اس کام کی تکمیل کے لئے وقت نکال لیا۔ آپ نے دوران تشخیص میں بعض دوستوں کو وصیت کی بھی تحریک کی۔ مواضعات حصاری۔ بانڈہ جاگیر اور دیگراں کے احمدی احباب بھی جماعت مانسہرہ کے ساتھ شامل ہیں۔ ان مواضعات کے دوستوں کو بھی اپنا باشرح چندہ سیکرٹری صاحب مانسہرہ کی معرفت ارسال کرنا چاہیئے۔

اس جماعت کا سالانہ چندہ ۴/ ۲۷۲ کا وعدہ ہے۔ لیکن اس میں ۳ دوستوں کا چندہ باشرح نہیں ہے۔ اور نہ آمدنی درج ہے۔ ان دوستوں سے بھی باقاعدہ چندہ لیا جائے۔ تو اس سے زیادہ چندہ ہو سکتا ہے۔

جماعت بالاکوٹ میں ۱۴ دوست ہیں۔ سب نے چندہ باشرح لکھایا ہے۔ ۱۴/ ۳۹۴ سالانہ کا وعدہ ہے۔

عبد اللہ صاحب ساکن جنڈ وساہی نے جماعت احمدیہ موسیٰ والہ ضلع سیالکوٹ کی تشخیص فرمائی ہے۔ فارم میں ۲۲ نام درج ہیں۔ ماعہ ۶ر سالانہ چندہ کا وعدہ ہے۔

ملک محمد یوسف صاحب نے جماعت احمدیہ گوٹیکی ضلع گجرات کا فارم تشخیص چندہ پر کر کے ارسال فرمایا ہے۔ فارم میں ۵۵ دوستوں کے نام درج ہیں۔ باشرح چندہ ۱۴/ ۳۷۳ ہوتا ہے۔ یہاں کے مخلص احباب اس رقم کو بر وقت بخوشی پورا کر دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب نے جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا فارم تشخیص کر کے ارسال فرمایا ہے۔ فارم میں ۴۲ دوستوں کے نام درج ہیں۔ اس جماعت کا باشرح چندہ ۴/ ۱۰۴۲ بنتا ہے۔ سب دوست اگر کوشش کریں تو یہ رقم باسانی پوری ہو سکتی ہے۔

چوہدری غلام محمد صاحب نے جماعت محلانوالہ اور دوجووال کی تشخیص کی ہے۔ محلانوالہ کا مشخصہ چندہ ۴/ ۴۴ ہے۔ لیکن باشرح [illegible] بنتے ہیں۔ اس جماعت میں ۶ دوست ہیں۔

جماعت دوجووال کے فارم میں ۱۰ نام درج ہیں۔ باشرح چندہ ۵/ ۱۲۵ بنتا ہے۔ اور بقایا ۱۲/ ۵۱ ہیں۔ کل سال کے آخر تک ۱۲/ ۱۹۶ داخل فرمادیں۔ سیکرٹری کے لئے مولوی نواب الدین صاحب کا انتخاب ہوا ہے۔

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب جو سلسلہ کی خدمت میں برابر ساعی رہتے ہیں نے جماعت احمدیہ سکندر آباد کا فارم تشخیص آمد مکمل کر کے ارسال فرمایا ہے۔ سیٹھ صاحب کی خود ۱/۳ حصہ کی وصیت ہے۔ بجٹ میں ۱۴ دوستوں کے نام درج ہیں۔ ان میں سے پانچ موصی ہیں۔ باقی ۹ دوست بھی نہایت باقاعدہ چندہ ادا فرماتے ہیں۔ گذشتہ سال کا بجٹ ۱۲/ ۲۶۵۲ کا تھا۔ لیکن اس سال ۴/ ۳۱۰۱ چندہ تشخیص ہوا ہے۔ سکہ انگریزی ۸/ ۲۷۳۶ بنتے ہیں۔ جماعت سکندر آباد کی چندوں کی باقاعدگی اور جناب سیٹھ صاحب کا ایثار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے دوستوں کے لئے نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمادے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

غلام حسین صاحب دہلی نے جماعت احمدیہ میرٹھ کی تشخیص آمد فرمائی ہے۔ سوائے ایک صاحب کے باقی دوستوں نے باشرح چندہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ کل ۱۳ نام فارم میں درج ہیں۔ ۱۴/ ۴۵۳ چندہ

باشرح بنتا ہے۔ ۳ دوستوں کی آمدنی درج نہیں ؛

جماعت ملتان کا فارم تشخیص آمد خود سیکرٹری صاحب نے ہی مکمل کر کے ارسال فرمایا ہے۔ فارم میں ۲۷ نام درج ہیں ۔ ۷ دوست موصی ہیں۔ باشرح چندہ ۱۸۹۵ بنتا ہے۔ فارم کی خانہ پری صحیح طریق پر کی گئی ہے

چک ۳۵ جنوبی کا فارم تشخیص خود سیکرٹری صاحب نے محصل کی موجودگی میں طیار کر کے ارسال فرمایا ہے۔ آمد کے مطابق باشرح چندہ ۱۲/ ۱۸۶ مقرر ہوا ہے ؛

چک ۳۳ جنوبی کی تشخیص مولا بخش صاحب سیکرٹری جماعت چک ۳۵ نے محصل کی موجودگی میں کی ہے ۔ اس جماعت میں ۱۶ دوست ہیں ۔ باشرح چندہ ۱۴/ ۲۱۴ ہوتا ہے ؛

عبدالعزیز صاحب نے جماعت ظفروال کی فہرست طیار کر کے ارسال فرمائی ہے ۔ باشرح ۸۶ بنتا ہے ۔ جماعت عینوہ باجوہ ننگے پور کی تشخیص بھی عبدالعزیز صاحب نے کی ہے ۔ باشرح چندہ ۱۴ ہوا ہے ۔ چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب ایک جوشیلے احمدی ہیں ۔ عیسائیوں کی مدافعت بڑی کوشش سے کر رہے ہیں ؛

مالوکے تتے یہ نئی انجمن بنائی گئی ہے ۔ اس میں ۱۲ دوست ہیں ۔ پہلے یہ کسی جماعت کے ساتھ شامل نہیں تھے ۔ ان کا چندہ ۳/ ۴ ۸ سالانہ ہوتا ہے ۔ سیکرٹری کے فرائض منشی علم الدین صاحب سرانجام دینگے ؛

محمد عبداللہ صاحب ٹیچر ڈی ۔ بی ۔ ہائی سکول نکودر حلقہ گھلن نکودر کے احباب کی آمد تشخیص کر کے بھیجی ہے ۔ اس جماعت کے ساتھ موضع گھلن ۔ کھنا کلاں ۔ میانوال ۔ شیخواں ۔ نور محل ۔ نکودر ۔ گھڑے ۔ رسول پور ۔ لوہیاں ۔ صرنیک کے احباب شامل ہیں ۔ محمد عبداللہ صاحب نے بڑی محنت سے یہ کام کیا ہے اور فارم کے ساتھ ایک تفصیلی رپورٹ بھی بھیجی ہے ۔ ان کا باشرح چندہ ۳/ ۹۰۸ بنتا ہے ۔ اس میں بقایا ۱۳۲ روپیہ شامل ہے ۔ بقایا دار دوستوں نے بقایا جلد ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ اس جماعت کے دوست دور دور رہتے ہیں ۔ بعض کے رہنے کے مقامات کا فاصلہ ۱۰ میل ہوا ہے ۔ ۷ میل سے کم فاصلہ تو ہے ہی نہیں ۔ اس تمام علاقہ کے احمدیوں کا بجٹ بہت صحیح طریق پر بنایا گیا ہے ۔ عام طور پر دوست مخلص ہیں ۔ اور باقاعدہ چندہ دیتے ہیں ۔ اگر کہیں برائے نام کمی ہے ۔ تو اس کی بھی باقاعدہ وجوہات درج کی ہیں ۔ اس جماعت کے افراد کی تعداد ۵۰ ہے ۔ اس میں تین موصی ہیں ۔ جن میں ایک صاحب منشی عبدالکریم صاحب نے ⅕ حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے ۔ محمد عبداللہ صاحب کی ⅛ حصہ کی وصیت ہے ۔ مولوی اقبال حسین صاحب کی ⅒ حصہ کی وصیت ہے ؛

لوہیاں اور صرنیک کے دوستوں کی باوجود کوشش کے تشخیص نہیں ہو سکی ۔ اس لئے ان کو چاہیئے ۔ کہ فوراً اپنی صحیح آمدنی اور باشرح چندہ کی فہرست تیار کر کے محمد عبداللہ صاحب کے ذریعہ بیت المال میں بھجوا دیں ۔ تاکہ اس علاقہ کے تشخیص کا کام مکمل ہو جائے ؛

حکیم عبدالرحمٰن صاحب نے غوث گڑھ کا فارم تشخیص کر کے ارسال فرمایا ہے ۔ اس جماعت میں ۵۰ مرد اور ۱۲ مستورات چندہ دیتی ہیں ۔ ان کا باشرح چندہ ۔/ ۵۰۵ روپیہ بنتا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں کوشش کرنے سے چندہ اور بھی بڑھ سکتا ہے ۔ کیونکہ بعض دوستوں کی آمد بہت ہی کم درج کی گئی ہے ۔ زمینداری کے علاوہ بھی جو آمد ہوتی ہے ۔ فہرست میں درج ہونا چاہیئے ۔ اور اس پر بھی ارفی روپیہ کی شرح سے چندہ ادا کرنا چاہیئے ؛

عبدالغنی خاں صاحب سنور نے جماعتہائے احمدیہ بھٹنڈہ ۔ برنالہ ۔ نابھہ ۔ سنگرور کی تشخیص آمد کی فہرست طیار کر کے ارسال فرمائی ہے ۔ ہر ایک جماعت کے متعلق آپ نے ایک تفصیلی رپورٹ بھی کی ہے ۔ برنالہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ یہاں کی جماعت کی تعداد ۷ ہے ۔ جو بسلسلہ ملازمت یہاں رہتے ہیں ۔ تمام دوست اپنی آمد پر ارفی روپیہ کی شرح سے چندہ ادا کرتے ہیں ۔ مشاورت کے موقعہ پر بیت المال نے ان کا بجٹ ۔/ ۱۱۰ روپیہ تجویز کیا تھا ۔ باوجود باشرح چندہ دینے کے بھی اس میں ۔/ ۵ کی کمی رہی ۔ اللہ تعالیٰ جناب منشی عنایت علی خاں صاحب سب انسپکٹر آبکاری کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ۔/ ۵ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے وعدہ کر کے بیت المال کی مقررہ رقم کو پورا کر دیا ہے ۔

جماعت نابھہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ۔ کہ اس جماعت کا چندہ ۶/ ۵۷۴ تشخیص کیا گیا ہے ۔ اس جماعت میں ۲۹ مرد اور ۲ مستورات کے نام درج فارم ہوئے ہیں ۔ جن میں ۴ موصی ⅒ حصہ ادا کرتے ہیں ۔ ۱۳ دوست باشرح چندہ یعنی ارفی روپیہ ادا کرتے ہیں ۔ ۲ صاحب ۹ پائی فی روپیہ ۵ صاحب ۶ پائی فی روپیہ اور ۴ صاحب ۳ پائی فی روپیہ کی شرح سے چندہ دیتے ہیں ۔ سب دوستوں سے باشرح چندہ وصول کرنے کی تاکید کی گئی ۔ ۔/ ۵۲۷ باشرح چندہ بنتا ہے ۔ شیخ قدرت اللہ صاحب نہایت مخلص اور نیک دل بزرگ ہیں ۔ اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں بامراد فرمادے ؛

جماعت بھٹنڈہ کے متعلق رپورٹ فرماتے ہیں ۔ کہ اس جماعت میں ۷ دوست ہیں ۔ ۶ دوست چندہ دیتے ہیں ۔ تین دوستوں نے آمدنی درج کرائی ہے ۔ اور تین نے نہیں کرائی ۔ چندہ باشرح کوئی نہیں ادا کرتا ۔ کچھ دنوں سے میاں محمد ابراہیم صاحب ... المعروف ۴ اعلیٰ نے چندہ کی وصولی کا کام چھوڑ دیا تھا ۔ اب میرے عرض کرنے پر صاحب موصوف نے وصولی کا وعدہ فرمالیا ہے ۔ ماسٹر محمد حسین صاحب ۔ خادم حسین صاحب نے بقایا ادا کر دیا ہے ۔ مبلغ ۔/ ۴۲ باشرح چندہ بنتا ہے ۔ جو ۴ اعلیٰ صاحب کوشش کریں تو بآسانی وصول ہو سکتا ہے ؛

جماعت سنگرور کی آمد تشخیص کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔ اس جماعت میں ۱۹ دوست ہیں ۹ دوست تو باشرح چندہ ادا کرتے ہیں ۔ باقی دوست متفرق شرح سے دیتے ہیں ۔ مولوی رحمت اللہ صاحب منصرم اور منشی غلام رسول صاحب اہلمد اکونٹنٹ جنرل قابل شکریہ ہیں ۔ ہر دو صاحبان نے نہایت محنت اور تندہی سے تشخیص میں حصہ لیا ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ سامانہ ۔ محمود پور ۔ بیرا در ۔ بنوڑ ۔ سرہند ۔ ہرنس پور ۔ خان پور رائے پور کی تشخیص باقی ہے ۔ انشاء اللہ بہت جلد فہرستیں طیار کر کے ارسال کر دی جائینگی ؛

نیر محمد صاحب سیدوالا نے جماعت چک 6/58 کی تشخیص فرمائی ہے ۔ اس جماعت میں ۱۷ دوست ہیں ۔ سب نے باشرح چندہ کا وعدہ کیا ہے ۔ ۔/ ۱۱ چندہ تشخیص ہوا ہے ۔ محمد عبداللہ صاحب نمائندہ فیروزپور نے جماعت تلونڈی کھیوے کا فارم تشخیص مکمل کر کے ارسال فرمایا ہے ۔ خانہ پری باقاعدہ کی گئی ہے ۔ بعض دوستوں نے باشرح چندہ کا وعدہ نہیں کیا ۔ فارم میں ۱۴ نام درج ہیں ۔ مشخصہ چندہ ۹/ ۳۸۳ ہے ۔ لیکن باشرح چندہ ۹/ ۴۶۴ بنتا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ اس جماعت کے دوست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں باشرح چندہ ادا کر کے یہ رقم پوری کر دیں گے ۔ محمد عبداللہ صاحب نے جماعت للیانی کا فارم بھی ارسال فرمایا ہے ۔ اس میں چھ دوست ہیں ۔ ۴ کا وعدہ باشرح ہے ۔ تین دوستوں نے شرح سے کم کا وعدہ کیا ہے ۔ مشخصہ چندہ ۔/ ۳۵ روپیہ ہے ۔ لیکن آمد کے لحاظ سے ۴/ ۸۷ بنتا ہے ۔ امید ہے ۔ چندہ باشرح وصول کر کے اپنی جماعت کو دوسری جماعتوں سے پیچھے نہیں رہنے دیں گے ؛

اہرانہ کی جماعت کا فارم موصول ہوا ہے ۔ فارم پر دستخط کسی کے نہیں ۔ موعودہ چندہ ۴/ ۹۰ ہے لیکن آمدنی کے لحاظ سے باشرح چندہ ۸/ ۹۴۴ ہوتا ہے ؛

ذیل کی جماعتوں سے فارم تشخیص موصول ہو چکے ہیں ۔ ان کی پڑتال کر کے رقم مقرر کر دی گئی ہے ۔

نمبر شمار	نام جماعت	نام تشخیص کنندہ اصحاب	رقم بجٹ جو کمیٹی اصلاح بیت المال نے مقرر کی تھی	رقم جو وعدہ میں درج کی گئی بعد تشخیص	رقم جو مطابق ارفی روپیہ چاہیئے۔ اور بیت المال نے مطابق فیصلہ حضرت اقدس مقرر کی	کیفیت
۳۴	منٹگمری	چوہدری غلام احمد خاں صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۵	جڑانوالہ	مولوی عبدالعزیز صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۶	جے پور	سیکرٹری صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۷	امین آباد	”	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۸	ترگڑی	غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۳۹	پنڈی چیری	روشن الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۰	ڈپٹی دیو چک	منشی محمد خاں صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۱	گجو چک	غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۲	اوراںجا گوپٹی	فضل احمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۳	پٹی	میاں محمد اکبر صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
۴۴	سکھر	شیخ مختار نبی صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ربی) نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

جولائی آخری مہینہ ہے

چندہ خاص کی تحریک کے لئے تین ماہ کی مدت دی جاتی ہے جس میں جولائی کا مہینہ آخری ہے۔ اب احباب کو چاہیئے۔ جو کسر پچھلے دو ماہ مئی اور جون میں رہ گئی ہے۔ وہ اس جولائی کے مہینہ میں نکال دیں۔ ورنہ مجبوراً چندہ خاص کی تحریک کرنا ہوگی۔

جن جماعتوں کے بجٹ تشخیص ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے تو مقرر رقم کا ایک چوتھائی حصہ اوّل سہ ماہی میں جو جولائی کے اختتام کے ساتھ ختم ہوگی بھیجدینا نہایت ضروری ہے۔ جنکی تشخیص ہو رہی ہے۔ ان کے لئے بھی رقم مقررہ سامنے ہے۔ ان کو بھی اپنے حساب سے چندہ دینا شروع کر دینا چاہیئے۔

زمیندار جماعتیں

زمینداروں کے لئے جولائی کے آخر تک فصلانہ چندہ آنا ضروری ہے۔ اور اس سے ان کا نصف بجٹ یا نصف سے زیادہ بجٹ آنا چاہیئے جیسا کہ فصل ربیع کا اندازہ ہوتا ہے۔ نرخ کی ارزانی زمینداروں کے لئے ایک دقت ضرور ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے فصل کی زیادتی ایسی ہے کہ اگر احباب پوری شرح سے چندہ دیں۔ تو کمی نہیں رہیگی۔ پس کیا زمیندار دوست اور کیا شہری احباب اس جولائی کے مہینے تک اپنے چندوں کو باقاعدہ اور باشرح ادا کر دیں۔

جو دوست نمائندے ہیں۔ اور عہدہ دار اور دورہ کنندگان ہیں۔ خواہ وہ دعوت تبلیغ کی طرف سے ہوں۔ خواہ بیت المال کی طرف سے سب کے لئے مناسب بلکہ ضروری ہے۔ کہ وہ.... خاص طور پر زور اس وقت چندہ کو باقاعدہ بنانے اور بروقت ادا کرنے پر دیں۔

اس میں خود ان دوستوں کو بھی تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ جو پہلے سے باقاعدہ ہیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی ان کی طرح باقاعدہ ہو جائیں۔ اور چندہ خاص کی غیر معمولی تحریک جو چند سالوں سے برابر چلی آ رہی ہے اس سال یا تو بالکل ہی بند کی جا سکے۔ یا بہت ہی کم رہ جاوے۔

پس احباب یاد رکھیں۔ کہ جولائی کے چندوں پر ایک بڑے فیصلہ کا دار و مدار ہے۔ اس میں جہاں تک ہو سکتا ہے کوئی کمی نہ آنے دیں۔

سہ ماہی رپورٹ:۔ یکم اگست کو بیت المال کی طرف سے ایک سہ ماہی رپورٹ آمد جماعتہائے احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کر کے ان جماعتوں کے لئے جنہوں نے بیت المال کی طرف سے مقرر کردہ باشرح بجٹ کا ¼ حصہ آخر جولائی تک داخل خزانہ کر دیا ہو دعا کی درخواست کی جائیگی۔ زمیندار جماعتوں میں سے وہی نام پیش کئے جائیں گے۔ جو بجٹ کا ½ حصہ یا اس کے قریب داخل کر دینگے۔ ایسی جماعتوں کی ایک فہرست اخبار میں بھی شائع کی جائیگی۔ تاکہ ان کے لئے تمام دوست دعا کریں۔ وباللہ التوفیق واللہ المستعان۔

نیازمند:۔ **ناظر بیت المال**

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ۔ ۴ جولائی۔ آج مولانا شوکت علی کی صدارت میں مسلم رہنماؤں کا ایک اجلاس جس میں مجالس قانون ساز کے ارکان کی اکثریت تھی۔ منعقد ہوا۔ سائمن رپورٹ کے متعلق عام بحث ہوئی۔ بعض اصحاب نے تجویز پیش کی۔ کہ سائمن رپورٹ پر صرف مسلم نقطہ نگاہ سے بحث کی جائے۔ لیکن کچھ اصحاب کی رائے تھی۔ کہ آئینی اور فرقہ وار مسائل کو جدا کرنا مناسب نہیں۔ تمام رپورٹ پر غور کیا جائے۔ آخر کار فیصلہ کیا گیا۔ کہ بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ سائمن رپورٹ پر جنوری ۲۹ء کی آل پارٹیز کانفرنس کی روشنی میں غور کیا جائے۔ اس طریقہ پر تمام اصحاب متفق ہو گئے۔ اور ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جس نے سائمن رپورٹ پر دو گھنٹہ تک تفصیل کے ساتھ بحث کی۔ تاکہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے ایگزیکٹو بورڈ میں پیش کرنے کے لئے قراردادیں مرتب کی جائیں۔ یہ قراردادیں خصوصاً فیڈرل سسٹم جداگانہ انتخاب اور صوبجاتی خود اختیاری سے متعلق ہونگی۔ آج کی ابتدائی بحث وتمحیص میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی تقریر فرمائی۔ کانفرنس میں ۴۴ اصحاب نے شرکت کی ؛

——— شملہ ۳ جولائی۔ پٹیالہ کی تحقیقاتی کمیٹی نے آج تحقیقات ختم کر لی۔ مہاراجہ پٹیالہ کے وکلاء کے رہنما سر تیج بہادر سپرو نے شام کو اپنی بحث پایۂ اختتام کو پہونچائی۔ کمیٹی کے صدر مسٹر فٹز پیٹرک کی رپورٹ مرتب ہو جانے کے بعد وائسرائے کی خدمت میں پیش کی جائیگی ؛

——— کلکتہ۔ ۳ جولائی۔ غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا ہے۔ کہ ضلع رنگپور میں خلاف قانون ترغیبات کے آرڈیننس کا نفاذ کر دیا گیا ہے ؛

——— دہلی۔ ۴ جولائی۔ صدر بازار میں ایک شراب کی دکان کے سامنے سڑک پر ایک بم پھٹا۔ ایک راہگیر زخمی ہو گیا۔ بم خطرناک قسم کا تھا۔ ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

——— لاہور۔ ۴ جولائی۔ پنجاب بھر میں ۶ جگہ ایک ہی دن بم چلنے کے متعلق تفتیش ابھی جاری ہے۔ اس تفتیش کے لئے پنجاب پولیس میں سے ایک علیحدہ سپیشل سٹاف بنایا گیا ہے۔ جس کے انچارج مسٹر رسل ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس قصور مقرر ہوئے ہیں ؛

——— کلکتہ۔ ۳ جولائی۔ آج رات کے اڑھائی بجے زلزلہ کے دو زبردست جھٹکے یکے بعد دیگرے محسوس ہوئے اور ساتھ ہی اہل شہر کے الحاح کا شور وغوغا بلند ہوا۔ علی پور کے دارالمشاہدہ کے تمام آلات خراب ہو گئے اور صحیح اندازہ میسر نہ ہو سکا

——— شیلانگ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو بجکر ۲۶ منٹ پر غیر معمولی شدت کے ساتھ زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا اس کے بعد ایک ایک منٹ کے وقفہ سے جھٹکے جاری رہے ملک کے اس حصہ میں اس نوعیت کا زلزلہ کبھی نہیں آیا۔ ایسٹرن۔ بنگال۔ ریلوے کی چھوٹی پٹڑی پر جا بجا پل در آہنی ریلیں تباہ ہو گئیں ؛

——— گوہاٹی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ رات کے ڈھائی بجے سے صبح پونے نو بجے تک زلزلہ کے تکانات زبردست جھٹکے آئے۔ جن سے عمارات کو سخت نقصان پہونچا۔ تار کے کھمبے زمین سے ہم آغوش ہو گئے۔ اور پہلے جھٹکے سے جو چار منٹ تک رہا۔ متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔

——— حکومت بمبئی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ضلع کیرا میں بلدیہ بورساد چونکہ اپنے فرائض منصبی کے انصرام میں مسلسل غفلت سے کام لیتا رہا ہے۔ اس لئے حکومت بمبئی نے اسے توڑ دیا ہے ؛

——— پشاور۔ ۳ جولائی۔ کل رات لاہور سے پشاور آنے والی کلکتہ میل ڈاک گاڑی کو پٹڑی سے اتارنے کی کوشش کی گئی۔ کسی شخص نے پشاور چھاؤنی کے ریلوے سٹیشن کے قریب پٹڑی پر بم رکھدیا۔ جس کے پھٹنے سے کوئی نقصان نہ پہونچا ؛

——— پشاور۔ ۲ جولائی۔ سر فضل حسین یکشنبہ کی رات کو یہاں تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر ہندو اور مسلمان اکابر نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ سرحد کی حالت پر سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب سے ملاقاتیں کرنے میں بے حد مصروف رہے ؛

——— الہ آباد۔ یکم جولائی۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل رات ختم ہو گیا۔ قراردادوں کی آخری تشکیل آج ہونے والی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس نے ان قراردادوں کے کاغذ ڈاکٹر سید محمود کے کمرے سے برآمد کر لئے۔ کہا جاتا ہے کہ طلبا کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ایک سال کے لئے تعلیم ترک کر دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو نے بمبئی کے کارخانہ داروں کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا تھا۔ اس کی

بعدالت جناب مسٹر ظفر الحق خانصاحب سب جج درجہ چہارم لاہور چھاؤنی

شیخ عبداللہ ولد شیخ حبیب اللہ قوم شیخ ساکن لاہور کوچہ کند یگراں۔ مدعی

بنام:- ۱۔ امیر بخش ولد کرم الٰہی ۲۔ عبداللہ ولد شادی قوم حجام ساکن چھاؤنی لاہور ۳۔ غلام عباس علی شاہ کلرک میڈیکل ڈپو چھاؤنی لاہور۔ مدعا علیہم۔

دعویٰ دلا پانے مبلغ -/۲۴۶ بر وئے پرونوٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ ضابطہ دیوانی رول ۲۰

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ امیر بخش تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے اگر وہ اصالتاً یا وکالتاً مورخہ ۱۲ اگست کو عدالت میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ (دستخط حاکم)

(مہر عدالت)

——— کلکتہ - ۲ رجولائی - بنگال کے ذمہ وار مسلم رہنماؤں کے دستخطوں سے ایک بیان شایع کیا گیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ حکومت کی نئی سکیم میں مناسب تحفظات کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات کسی حالت میں پورے نہیں کئے گئے - بنگال اور پنجاب کے مسلمانوں کی اکثریت کو ہمیشہ کے لئے اقلیت میں تبدیل کر دینا انصاف میں داخل نہیں - وزارت میں اقلیتوں کی نیابت کے لئے آئینی تحفظات بہم پہونچائے جائیں - اس کے ساتھ ہی بنگال و پنجاب - سندھ - صوبہ سرحد - اور بلوچستان میں مسلمانوں کی اکثریت کو کونسلوں میں بھی قائم رکھا جائے - ان صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت کے قیام سے دوسرے صوبوں کی مسلم اقلیتوں کے حقوق کا خود بخود تحفظ ہو جائیگا ؞

——— لاہور - ۳ رجولائی - لالہ دُنی چند بیرسٹر لاہور آج سوا گیارہ بجے رات کو زیر دفعہ ۱۷ (الف) کریمنل لا ایمنڈمنٹ ایکٹ اپنے مکان پر گرفتار کر لئے گئے ؞

——— لاہور - ۳ رجولائی - آج لاہور میں شراب کی دکانوں پر پکٹنگ کرتے ہوئے والنٹیر گرفتار کر لئے گئے - شام کو عورتوں نے بڑی تعداد میں شراب کی دکانوں کا محاصرہ کر کے سیاپہ کیا - گوالمنڈی والی دوکان پر سینکڑوں عورتوں کا ہجوم تھا جنہوں نے سیاپہ کیا - ہزاروں لوگ جمع ہو گئے ؞

——— معلوم ہوا ہے - کہ محکمہ ڈاکخانجات نے پوسٹ ماسٹروں سب پوسٹ ماسٹروں کے علاوہ برانچ پوسٹ ماسٹروں کو بھی ہدایت کی ہے - کہ وہ کانگریس کے ممبر نہ بنیں ؞

——— پاکپٹن - یکم جولائی - بائیس کانگریسی ملزمان میں سے تین نے زیر دفعہ ۵۰۶ / ۱۳۴ تعزیرات ہند ۲۶ رجون ۳۰ء کو تحریری معافی نامہ پیش کر دیا - اور اس طرح رہا ہو گئے تھے - آج چھ اور ملزمان نے بھی تحریری معافی نامہ پیش کیا ہے - اور عدالت نے ان کو رہا کر دیا ہے - باقیماندہ ۱۳ ملزمان کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند پیش ہوگا - آج عدالت کے باہر انقلابی اور قومی نعرے لگانے والے موجود نہ تھے - ملزمان ضمانت پر رہا ہیں (نامہ نگار)

——— لاہور - ۴ رجولائی - تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں پنجاب کے دو ہزار قومی کارکن قید ہو چکے ہیں - ۱۰۰۰ صرف جون کے ماہ میں ہوئے ؞

——— بمبئی - ۴ رجولائی - مسٹر ولبھ بھائی پٹیل نے پنڈت مالوی کو ان کی درخواست پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ممبر مقرر کیا ہے

——— گوجرانوالہ - ۴ رجولائی - پنجاب گورنمنٹ کے ایک نوٹیفکیشن کے مطابق جو ۲ رجولائی کو شملہ سے جاری ہوا - گوجرانوالہ کانگریس کمیٹی جمع خلاف قانون قرار دی گئی ہے - چنانچہ آج صبح ۹ گھنٹے کی تلاشی کے بعد پولیس نے تمام سٹیشنری اور دفتری سامان پر قبضہ کر لیا -

——— مدناپور - ۴ رجولائی - کونتائی سب ڈویژن کے کھیڑ سائی گاؤں میں گولی چلنے سے ایک آدمی مر گیا - اور چند اشخاص زخمی ہوئے - ڈپٹی مجسٹریٹ کی زیر سرکردگی پولیس کی پارٹی گاؤں میں پہونچی - تاکہ چوکیدارہ ٹیکس کے اکٹھا کرنے میں پنچائت کی مدد کرے - لیکن گاؤں والوں نے ٹیکس دینے سے قطعاً انکار کر دیا - پولیس نے نادہندگان کی جائدادیں قرق کرنی شروع کر دیں - گاؤں والے مشتعل ہو گئے - اور پولیس پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے - اس پر پولیس نے گولی چلا دی ؞

——— الہ آباد - ۴ رجولائی - پنڈت موتی لال نہرو اور سید محمود کی گرفتاری کے متعلق مسٹر گردھاری لال اگروال ایڈووکیٹ نے الہ آباد ہائیکورٹ میں سوال اٹھایا ہے - کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کی توسیع کا ملزمان کو وقت پر علم نہ ہوا - لہذا سزایابی از روئے قانون ناقص ہے - جسٹس کنڈل نے حکم دیا - کہ مسل منگا لی جائے - اور گورنمنٹ ایڈووکیٹ کے نام نوٹس جاری کیا جائے ؞

——— لاہور - ۳ رجولائی - مقدمہ سازش لاہور کے ملزم دلیس راج نے بذریعہ درخواست عدالت عالیہ سے استدعا کی - کہ ملزم اور اس کے ہمراہیوں کو ”ہیبس کورپس“ کے ملزمان کے ماتحت عدالت عالیہ میں پیش کیا جائے - اور ان کے ساتھ قانون مروجہ کے ماتحت کارروائی کی جائے - اس درخواست پر کئی سرکردہ وکلا کے دستخط ہیں - ۷ رجولائی کی تاریخ بحث کیلئے مقرر ہوئی ہے

——— شملہ - ۵ رجولائی - اگرچہ ابھی تک اسمبلی کے سارے ممبر نہیں پہونچے - مگر عام طور پر سیاسی حلقوں میں یہ یقین کیا جاتا ہے - کہ مولوی محمد یعقوب صاحب اسمبلی کے صدر منتخب ہونگے - اور سرکاری ممبر بھی آپ کے حق میں ووٹ دینگے ؞

——— مدراس - ۵ رجولائی - ترچنا پلی کی اطلاع ہے - کہ مسٹر کرشنا سوامی آئینگر کو قانون شکنی کی حمایت کے جرم میں چھ ماہ قید کی سزا دی گئی ہے -

——— شملہ - ۵ رجولائی - مسلم کانفرنس میں کل باہمی کشمکش بہت ہوتی رہی - اور بدمزگی سی رہی - لیکن آج آثار بہتر ہیں - اور امید ہے - کہ کانفرنس کامیاب ہو جائیگی -

——— شملہ - ۵ رجولائی - پارلیمنٹ میں وزیر ہند کے اس بیان سے کہ پشاور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کا سوال بہت غور طلب ہے - یہ قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں - کہ اشاعت میں تاخیر ہوگی - بلکہ ممکن ہے - روک ہی دی جائے ؞

——— شملہ - ۵ رجولائی - والیان ریاست کے چیمبر کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بدیں غرض منعقد ہوا - کہ ۱۴ رجولائی

ممالک غیر کی خبریں

——— لندن - ۲ رجولائی - سائمن رپورٹ اور گول میز کانفرنس کے باہمی تعلق کے سلسلے میں متعدد قیاسی بیانات کے پیش نظر ایک سیاسی بیان میں وائسرائے کے یکم نومبر کے بیان کے اس فقرے کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے جس میں گول میز کانفرنس کے مقصد کی تعریف درج ہے - اور ظاہر کیا گیا ہے - کہ گول میز کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے - کہ یہ آزاد کانفرنس ہوگی - اور اس حیثیت سے وہ نہ صرف سائمن کمیٹی اور مرکزی سائمن کمیٹی کی رپورٹوں پر بحث کرے گی - بلکہ کوئی اور سکیم بھی جو وہ مناسب خیال کرے گی - پیش کر سکیگی - حکومت اس کانفرنس کے روبرو کوئی تجاویز پیش نہیں کریگی - اور صاف اور کھلا دل لے کر اس میں شریک ہوگی - نیز یہ کہنا بھی کہ سائمن رپورٹ اب کالعدم ہو گئی ہے مضحکہ انگیز ہے - یہ اہم سرکاری حیثیت اور پُر معنی قدر و قیمت کی دستاویز ہے - لیکن یاد رکھنا چاہئے - کہ ایک رپورٹ خواہ کتنی ہی سرکاری حیثیت یا قدر و قیمت رکھتی ہو - آخر محض رپورٹ ہی ہوتی ہے - اور کسی حالت میں حکومت یا پارلیمنٹ کا فیصلہ نہیں کہلا سکتی - اور کمیشن کے صدر نے جب وہ ہندوستان میں تھا - اس امر کی خود وضاحت کر دی تھی ؞

——— لندن - ۲ رجولائی - مسٹر تیر براکوے نے ایک انجمن کے جلسے میں آزادی ہند پر تقریر کرتے ہوئے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا - اور کہا - کہ اس کے بغیر کوئی تصفیہ ممکن نہیں - انہوں نے حکومت کی جبر و تشدد کی حکمت عملی کی مذمت کی - اور اعلان کیا - کہ میں عنقریب حکومت کے خلاف تحریک پیش کروں گا ؞

——— بغداد - یکم جولائی - اعلان کیا گیا ہے - کہ آئندہ کے لئے ہائی کمشنر کے عملے کے تمام اخراجات برطانیہ ادا کریگا - قبل ازیں یہ اخراجات نصف برطانیہ اور نصف عراق ادا کرتا تھا ؞

——— قاہرہ - ۲ رجولائی - نحاس پاشا نے گورنمنٹ کے خلاف مہم جاری کر دی ہے - اس سلسلے میں جو پہلی میٹنگ منعقد ہوئی اس میں ۱۵ ہزار افراد نے شرکت اختیار کی - غیر منظم جماعتوں نے ہیلیس سٹیشن کے پلیٹ فارم پر جانے کی سعی کی - اس کوشش میں دو افسر اور دو سپاہیوں کو سخت ضربات لگیں - پولیس والوں نے دو آدمیوں کو گولی سے مار دیا ؞

——— لندن - ۳ رجولائی - سوالات کے موقع پر مسٹر بین نے دارالعوام میں کہا - کہ سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلے میں ہم

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)